این نامہ نور بار چو ماہ منور ست
ہر سطر آبدار یہ از سلک گوہر ست

گوہر آبدار

مصنفہ سخنور آزادان شاعر شیوا بیان
عالیجناب فضائل مآب حضرت محمد منور خان بہادر گوہر اسی مد ظلہ العالی

شبیہ جناب محمد منور صاحب بہادر گوہر مدراسی

این نامہ نوربار چو ماہ منورست
ہر سطر آبدار بہ از سلک گوہرست
گوہر آبدار
مصنفہ سخنور ادادان شاعر شیوا بیان
عالیجناب فضائل مآب حضرت محمد مسنون صاحب بہا گوہر سی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل نشانہ کر دیا تیر نگاہ یار کا — کیا کلیجہ ہے الٰہی طالب دیدار کا

چشم کی شوخی سو جب دیکھی بری حالت ہوی — کہدیا مین نے بھلا ہو اس غریب آزار کا

دل لیا جاتا ہی اس سو فتنۂ محشر کا بھی — واہ کیا کہنا تمہاری شوخیٔ رفتار کا

سخت جان ایسا ہون دم نکلو نا اے قاتل مرا — ٹوٹ جاے دم نہ جبتک اس تری تلوار کا

سر ہلاتے کیون ہو منھ سو وصل کا وعدہ کرو — میری جان اقرار مین پہلو ہی کیون انکار کا

ہای دل سا آشنا گیسو مین اوسکے پھنس گیا — درد ہی ہمدرد کا غم ہی مجھے غمخوار کا

ہی قیامت اک ادا تیرے خرام ناز کی — سحر ای بت اک کرشمہ ہی تری گفتار کا

ہون تری تیغ حیا کا بسمل اے پردہ نشین — ہی گمان ہر زخم دل پر زخم دامن دار کا

جب سو مبرسے سر پہ ہی وحشت کا سہرا ای جنون — ہی گریبان اپنا طرہ قیس کی دستار کا

دھجیان جیب گریبان کی اڑائین کیون نہ ہم
گو اپنے ہاتھ سو دامن چھٹا دلدار کا

جب وہ بے پردہ ادا سے سر محشر آیا — حشر والون کو اڑی ہی ہوش وہ چکر [illegible]

شاد سی چین نہ رحم اسکو گھڑی بھر آیا — ہای قابو مین دل آیا نہ وہ دلبر [illegible]

خوف اوسکو نہ خدا کا سر محشر آیا

دیکھتے ہی اوسے ایدل نہ تجھے چکر آیا

تجھکو معلوم بھی سے ہے کچھہ کہ یہ کیونکر آیا

ایک تو ہے کہ جسے رحم نہ مجھپر آیا

دست نازک مین تری کس لیے خنجر آیا

مجھسے پھر پوچھنا کیا آپکو باور آیا

مال یہ تینون کے حصے مین برابر آیا

غم ہی اس بات کا کیون غیر کے لب پر آیا

...س کیون کو ہر

...ں کو میسر آیا

دل بھی مرے پہلو مین تپان ہو نہین سکتا

کیا بوسہ بھی دینا مری جان ہو نہین سکتا

تم سا کوئی عیار جہان ہو نہین سکتا

مین اور شب غم کا بیان ہو نہین سکتا

نادان کوئی مجھہ سا مری جان ہو نہین سکتا

اب ایک گھڑی ضبط فغان ہو نہین سکتا

یا کہدے علاج خفقان ہو نہین سکتا

وہ لطف تڑپنے کا اٹھایا ہے شب ہجر
اک عمر کہوں بھی تو بیان ہو نہیں سکتا

معشوقوں کی رفتار سے ای فتنۂ محشر
کیا روز نیا حشر عیان ہو نہیں سکتا

اتراتے ہو کیوں حسن دو روزہ پہ حسینو
اس باغ مین کیا دخل خزان ہو نہیں سکتا

ہر ایک ادا تیری قیامت ہے بلا ہے
تجھسا کوئی اور آفت جان ہو نہیں سکتا

جب تم نہ دنیا مین سنا میرا فسانہ
محشر مین سنوگے یہ گمان ہو نہیں سکتا

دل سے مرے ارمان نکلتے نہیں گو ہر
افسوس ہے خالی یہ کان ہو نہیں سکتا

کام بن آئے ابھی ای دل شیدا تیرا
وہ جو پوچھین کہ بتا حال ہے کیسا تیرا

رات دن میرے تصور مین ہے جلوا تیرا
سامنا شام و سحر رہتا ہے میرا تیرا

ای خیال رخ محبوب بچا دل سے بچا
زندگی کے لئے کافی ہے سہارا تیرا

تو جو سر کاٹ لے میرا نہیں اسکی پروا
فکر یہ ہے کہ کہان جائیگا سودا تیرا

نشۂ بیخودی شوق چڑھے دونوں کو
یار ہو جائے اگر سامنا میرا تیرا

جان کی خیر ہو اللہ بچا لے اوسکو
جان بلب ہجر مین ہے عاشق شیدا تیرا

دل ناشاد کی قسمت کا ستارا چمکا
اس مین روشن جو ہوا داغ تمنا تیرا

میری طینت ہے یہی میری طبیعت ہے یہی
بندۂ حسن ہون اور عاشق شیدا تیرا

آنکھ ملنے سے کبھی عشق کی لذت نہ ملے
لطف ہو دل سے ملے دل بھی جو میرا تیرا

اپنے بیمار کو یہ کہہ کے تسلی دیجے
تجھکو کیا خوف ہے جب مین ہون مسیحا تیرا

جس سے فتنے ہون عیان جس سے قیامت اٹھے
وہ ہی رفتار تری وہ قد رعنا تیرا

جسکو سب خلق خدا کہتی ہی گوہر ای بت
وہ ہی طالب ترا عاشق ترا شیدا تیرا

ستمگر تجھ سے امید وفا کیا
تجھے دل دیکے غم کہا یا ہی کیا کیا

بلای جان ہی شوخی کیا حیا کیا
غضب ہی یہ ادا کیا وہ ادا کیا

کوئی فتنہ کہے کوئی قیامت
تری رفتار کے ہین نام کیا کیا

ہوا شیدا ترے غمزون سی تجھپر
یہ تیرا جرم ہے دل کی خطا کیا

دیا دل لیکے مجھکو داغ حسرت
لیا کیا تو نے ای ظالم دیا کیا

خبر کیا درد دل کی سنگدل کو
سناؤن اوسکو اپنا ماجرا کیا

سنبھالا لے ابھی بیمار الفت
جو تم پوچھو مرض تجھکو ہوا کیا

نہ کی ہو جس نے ترک خود پرستی
کریگا پھر وہ ترک ماسوا کیا

مری صورت ہی خود تصویر حسرت
کہون پھر تمسے دل کا مدعا کیا

فلک مظلوم آزاری سے باز آ
غریبون کو ستانے مین مزا کیا

فلک تک جاکے رہجاتی ہی گوہر
پھر ابھی آہ کر بانذھون رسا کیا

میان سے ہای نہ اوس ترک کا خنجر نکلا
نہ تو موت آئی نہ شوق دل مضطر نکلا

جب سے دل پائل رفتار ستمگر نکلا
ہی سینے مین مرے فتنۂ محشر نکلا

نہوا وصل ہی حاصل نہوا تیرا وصال
کوئی ارمان نہ ترا ای دل مضطر نکلا

بیقراری شب فرقت کی بیان ہو کیونکر
دل یہ کہتا تھا ابھی سینے کے باہر نکلا

ہای رے ناز کہ شوخی مین بھی باقی ہے حیا
وصل مین بھی نہ نقاب رخ انور نکلا

دل جگر سے ہے سوا دل سے جگر ہے مضطر
ایک سے ایک ترے عشق مین بڑھکر نکلا

پھر بہار آئی ہوے ہوش و خرد پھر پرواز
طائر شوق کا پھر نام خدا پر نکلا

ہر قدم پر تہا قیامت کا گمان حشر کے دن
کس ادا سے وہ مرا فتنۂ محشر نکلا

وصل کی شب ہوی آپسین لگاوٹ کیا کیا
ہاتھ اوسکا مری گردن سے نہ دم بھر نکلا

لیکے دل ہو گیا نظرون سے نہان ای گوہر
جسکو دلدار سمجھتے تھے وہ دلبر نکلا

کشتہ ہے ازل سے جو تری تیغ ادا کا
ممنون نہوگا وہ کبھی تیر قضا کا

شوخی کا تقاضا کہ کھلے بند قبا کا
گھونگھٹ کا اشارا کہ رہے پاس حیا کا

احسان ہے کس کس کا شب غم مرے سر پر
کچھ یاس کا کچھ درد کا کچھ جور و جفا کا

ہنسکر یہ کہا اوسنے گلہ ہجر کا سنکر
ملجایگا اک روز صلہ تری وفا کا

ہے وصل کی شب دور کرو شرم کو صاحب
تمسے کبھی اٹھنے کا نہین بار حیا کا

جو چیز ہے تیری وہ ہے دنیا سے نرالی
رفتار قیامت کی تو گیسو ہے بلا کا

دیکھا جو مجھے اوسنے کہا ناز سے ہنسکر
دلدادہ ہے گوہر مری ہر ایک ادا کا

کی نہ دلداری اگر لیکر مرا دل کیا ہوا
تجھکو ظالم اس ستم کرنیسے حاصل کیا ہوا

وصل اوس دلبر سے ہوگا ایکدن جلدی مگر
کیون تو اتنا مضطرب ہی تجھکو اے دل کیا ہوا

رام دیو نفس کو اپنے جو کر سکتا نہین
لاکھہ عاقل ہو حقیقت مین وہ عاقل کیا ہوا

راتدن جلتا ہی جسکی آتش فرقت مین دل
وہ فروغ انجمن وہ شمع محفل کیا ہوا

مجھہ سی جب وہ فتنہ گر وہ دلربا رخصت ہوا
شور پہلو سی اٹھا دل کیا ہوا دل کیا ہوا

اونکی دزدیدہ نگاہون نے کیا غارت اوسے
ناز تھا برسون سی جسپر ہاے وہ دل کیا ہوا

منہ چھپا لینگے وہ اپنا عرصہ گاہ حشر مین
جب خدا اونسی پوچھیگا کہ قاتل کیا ہوا

طرز دلداری سی یارب جو کہ ہو نا آشنا
وہ بت بے مہر دل دینے کے قابل کیا ہوا

سخت جانی سے تہ خنجر بھی مین نے اُف نکی
جب نہ دیکھا رقص بسمل بھی تو حاصل کیا ہوا

ذکر آیا اونسے جب گوہر ہے مضطر ہجر مین
سنکے بولے پھر وہ جانبازی مین کامل کیا ہوا

مسی ملتے کبھی مہندی کبھی سلتے دیکھا
تمکو ہر وقت نیا رنگ بدلتے دیکھا

تم ادھر اٹھے اودھر فتنۂ محشر اٹھا
دو قدم بھی نہ تمہین ناز سے چلتے دیکھا

دیکھکر مجھکو وہ یون غصے سے فرماتے ہین
یہ بلا وہ ہی جسے سر سے نہ ٹلتے دیکھا

دلربائی جسے کہتے ہین وہ تو جانتا ہے
چکنی باتون پہ تری دلکو پھسلتے دیکھا

قد جانان نے نکالے ہین جوانی کے ثمر
ہمنے شمشاد کو اب پھولتے پھلتے دیکھا

کیا عجب ہی جو وہ بت مجھسی ہوا ہے کڑوا
راتدن غیر کو وان زہر اگلتے دیکھا

نہ چہٹا دام سے اوسکے نہ کیا رام اوسے
کوئی ارمان ترا اے دل نہ نکلتے دیکھا

نگہ مست کی شوخی کو حیا نے روکا
ہم نے گرتے ہوے کو آج سنبھلتے دیکھا

کب حسینون کا ہمیشہ رہی جوبن گوہر
اشک عاشق کیطرح اسکو بھی ڈہلتے دیکھا

ترے گیسو مین دل اپنا نپایا
بہت ڈہونڈہا مگر اصلا نپایا

جراحت درد حرمان داغ سودا
بدولت عشق کی کیا کیا نپایا

تری فرقت مین چین اے آفت جان
بجز کیا ہم نے پایا یا نپایا

پری کیا حور کے منہ پر کہونگا
کہین بھی یار کا ہمتا نپایا

سوال وصل پر وہ کچھ نہ بولے
رہے یون چپ دہن گویا نپایا

لب جانان نمک افشان ہی ہردم
کبھی زخم جگر اچھا نپایا

اثر جذب محبت کا دکھاتے
کرین کیا یار کو تنہا نپایا

دیا اوس نے بگڑ کر منہ بنا کر
مزا بوسہ کا بھی پورا نپایا

وہ کہتے ہین مری باتون پہ گوہر
جہان مین سحر گو تجھسا نپایا

دل جو لیا تمنے تو اچھا کیا
لیکے خفا ہو گئے یہ کیا کیا

خون وفا خون تمنا کیا
پھر ہو الگ پوچھتے ہو کیا کیا

یہ بھی کوئی جرم جو چاہا تمہین
تم ہی کہو مین نے برا کیا کیا

شرم کو پردے مین کیا تمنے ظلم
مجھکو جو دیکھا وہین پردا کیا

تیرا وہ چھپنا وہ مرا جھانکنا
تیری حیا نے مجھے رسوا کیا

خواب مین اوس بت کو جو دیکھا کبھی
بیخودی شوق مین کیا کیا کیا

داغ دیا درد دیا غم دیا
ہای سلوک آپنے اچھا کیا

دل نہ کبھی دیتے تسلی کبھی
تمنے تو یہ بھی نہ کیا کیا کیا

ہمت گوہر کی بھی کچھ داد دو
دیکھے تمہین دل نہ تقاضا کیا

حیا سی میرے آگی گر نہ وہ بت بی نقاب آیا
اجل تو کیون نہ آئی تجھکو بھی مجھسی حجاب آیا

خوشی سی کھل گئے منہ بزم مین سب بادہ خوار کے
ہوئی جام سے باہر جب کوئی جام شراب آیا

کبھی کی آنکھ نیچی اور کبھی مجھسے ملائی آنکھ
سوال وصل پر شوخی کی ساتھ اوسکو حجاب آیا

نگہ مین ناز چتون مین فسون شوخی مین بیباکی
تمہین کیا کیا ادا مین آئین جبکہ شباب آیا

نگاہ شوخ بھی بیچین میرا دل بھی ہی مضطر
کہ ان دونون کو جلسے مین برابر اضطراب آیا

کھلے الفاظ مین اوسنے کیا ہی وصل سے انکار
جواب نامہ کیا آیا مقدر کا جواب آیا

جنون کا دم جو تو بھرتا ہی ہر دم گوہر شیدا
کبھی خوف خدا بھی تجھکو ای خانہ خراب آیا

جانتا ہون تمکو دل میرا ملا
تم بھی بولو کب ملا کیسا ملا

تمکو مجھسا عاشق شیدا ملا
دیکھئے کیسا چاہنے والا ملا

اشک حسرت درد دل داغ جگر
تیری فرقت مین مجھے کیا کیا ملا

دل لیا ہی پھر ستاتے ہو مجھے
یہ صلا اچھا ملا اچھا ملا

جسطرح تو نے ملائی مجھ سے آنکھ
میریجان دل سے بھی دل اپنا ملا

شکر ہے مجھکو ملا دلدار اب
اور پھر دلدار بھی اچھا ملا

تیرا داغ عشق دل دے کر لیا
مجھکو ارزان گوہر یکتا ملا

محبوب ہو تو مین ہون ترا چاہنے والا
ہو عمر دراز اور ترا حسن دو بالا

ہر وقت ہی اشک آنکھ مین اور لب پہ ہی نالا
ہی ہو سے مجھے اس عشق نے کس قہر مین ڈالا

ارمان بھرے دل کا ہی گھٹنے گلا ہے
تمنے تو نہ ابتک کوئی ارمان نکالا

اک تم ہو کہ کہتے رہے بے صبر ہی مجھکو
اک مین ہون کہ برسون دل مضطر کو سنبھالا

مین جب پہ فدا ہون وہ اگر مجھکو نچا ہے
پھر کون ہے دنیا مین ترا چاہنے والا

ہی کون عزیز ہون کا زمانے مین معاون
ہان ایک مددگار ہے اللہ تعالی

اوس دل کو ستاتے ہو جلاتے ہو غضب ہے
جس دل کو بہت ناز سے عاشق نے تھا پالا

دیوانہ بنایا ہی اڑا ہے ہین مرے ہوش
حسن گل عارض نے عجیب رنگ نکالا

حورون مین نہ یہ ناز نہ پریون مین یہ انداز
اے یار ترا حسن ہے دنیا سے نرالا

مژگان کی تصور مین عجب حال ہے گوہر
دل چھید رہی ہی کبھی برچھی کبھی بھالا

عشق کا راز چھپائین تو چھپائین کیونکر
دل مین جب درد ہو آنسو نہ بہائین کیونکر

یاد اوسکو نہ کرین ہم سے یہ ممکن ہی نہین
دل دیا جسکو اوسے دل سے بھلائین کیونکر

بیخودی اپنی سنجھائیگی سنجھائیگی کبھی
وہ تو آتے نہین ہم آپ مین آئین کیونکر

عشق کے نام سے آگاہ نہین ہے ناصح
درد دل کا اوسے پھر حال سنائین کیونکر

عشق نے پھول کھلای ہین ہماری دل مین
داغ پر داغ کلیجہ پہ نہ کھائین کیونکر

چرخ کے دل کے مقدر کے شب فرقت کے
ہاتھون کے ستم روز اٹھائین کیونکر

اپنا مطلوب نہین اسکے سوا ای گوہر
اوسکے ملنے کی کرین ہم نہ دعائین کیونکر

وہ ستائین بھی تو کچھ شکوہ بیداد نکر
ای دل زار کبھی نالہ و فریاد نکر

لیکے دل مجھپہ ستم ای ستم ایجاد نکر
ظلم پر ظلم یہ بیداد پہ بیداد نکر

دل بیتاب کو تڑپاتے ہین وہ لاکھہ طرح
پھر یہ کہتے ہین کہ مضطر ہو فریاد نکر

مجھکو اوس چاند کے ٹکڑے سے ملادے ای چرخ
دیکھہ برسون کی یہ محنت مری برباد نکر

مہربانی مین اگر یار کمی کرتا ہے
تو تڑپنے مین کمی ای دل ناشاد نکر

تجھپہ قربان ہون تری واسطے مرتا ہون مین
رحم کر مجھپہ خدا کے لیئے بیداد نکر

اپنے گیسو مین پھنسا رہنے دے گوہر کا دل
ایکدم بھی اسے اس دام سے آزاد نکر

نکیون آئے پھر اوس بت پر مرا دل
کہ وہ ہے دلربا یہ باؤلا دل

قیامت ہے تری ابھری جوانی
غضب ہے اوس پہ میرا چلبلا دل

نہ گیسو مین نہ مٹھی مین ہے تیری
تو پھر کیا ہو گیا ظالم مرا دل

وہ مشکل کوہ ہے یہ صورت کاہ
سہے کیونکر غم فرقت مرا دل

کسی پہلو سنبھلتا ہی نہین ہے
اٹھاتا ہے تڑپنے مین مزا دل

شکست آخر ہوی اس ناتوان کو
لڑا کر آنکھ اوس نے لے لیا دل

کیا اوس بت کا بندہ جس نے مجھکو
مرا دل ہے مرا دل ہے مرا دل

ملین سو بار گر آنکھین تو کیا ہے
مزا آئیگا جب دل سے ملا دل

دکھائے جلوۂ بیتابی برق
نگاہ شوخ تیری یا مرا دل

تڑپنے مین ہے بڑھکر ایک سے ایک
جگر دل سے جگر سے ہے سوا دل

سنا کعبے خدا کو ڈھونڈ دل مین
سن ای زاہد ہے اصل مدعا دل

اشارون مین وہ آنکھین کہہ رہی ہین
کہ ہم اک پل مین لین گوہر ترا دل

یہ سچ ہے مین نے بے مانگے دیا دل
لیا کس واسطے تمنے مرا دل

اسے دیکھا اوسی کا ہو گیا دل
مرا دل بھی ہے کیسا چلبلا دل

ملائی تو نے میری آنکھ سے آنکھ
مری جان جلد دل سے بھی ملا دل

ستاتا ہے مقدر بھی فلک بھی
سہے کس کس کے صدمے اک مرا دل

تمہاری یاد مین دو دو پہر تک
تڑپتا ہی تڑپتا ہے مرا دل

مزا ہے دوستی کا یکدلی مین — ملیگا کب مرے دل سے ترا دل
کرون مین دمبدم تم پر تصدق — ملے گر ہر گھڑی مجھکو نیا دل
ملاؤ میرے دل سے دل ملاؤ — کہو کب تک رہے دل سے جدا دل
دکھاؤ جلوۂ دیدار اپنا — ترستی ہین مری آنکھین مرا دل
ترے دل مین جگہ ہے میرے دلکی — بہت نازان ہے قسمت پر مرا دل

کرو گوہر کے دلکی قدردانی
کہین ملتا ہے ایسا باوفا دل

شرمندہ تری رخ سے ہوای رشک چمن پھول — قربان ہو جو دیکھی تری عارض کی پھبن پھول
دو دن مین بہار اوسکی ہوا بوکی روش ہو — رنگ گل عارض پہ فدا ای رشک چمن پھول
خندان جو تو ہوتا ہو تو کھلتا ہو نیا گل — بنجاتا ہے فورًا ترا غنچہ سا دہن پھول
یون تو ترے ہر پھول کا زیور ہی بہاری — طرہ نگران سب پہ ہے ای یار کرن پھول
دل کیون تری گالی سے بھی ہوتا ہو شگفتہ — جھڑتے نہین گر منہ سے ترے وقت سخن پھول
خورشید ضیا مین ہو تو آئینہ صفا مین — رنگ اور نزاکت مین ہو اوس گل کا بدن پھول

گوہر جو خدا چاہے تو حل ہو ترا عقدہ
ہو غنچۂ دل تیرا بیک چشم زدن پھول

غضب کے ساتھ کرم کی نگاہ کرتے ہین — ہزار طرح وہ دلکو تباہ کرتے ہین
عبث یہ روتے ہین فریاد و آہ کرتے ہین — نگاہ کب وہ سوے دادخواہ کرتے ہین

کھلایہ بدرگی کا بھید گی سے عالم پر
شب فراق ہم ی زلف یار رو رو کر
الٰہی کس بت گردون جناب کی ہو تلاش
خیال زلف مین سینہ جو چاک ہوتا ہے

عبث جہان مین غرور اہل جاہ کرتے ہین
خدا سے شکوہ بخت سیاہ کرتے ہین
جو صبح و شام سفر مہر و ماہ کرتے ہین
دل و جگر کو ہم اسپنے گواہ کرتے ہین

نہین ہے خوف قیامت کا اونکو ای گوہر
جو دل سے وصف رسالت پناہ کرتے ہین

ہین غضب تیری گلعذار آنکھین
جب سے دیکھی ہین تیری یار آنکھین
دیکھو دیکھو کہین نہ دکھنے لگین
دیکھنی ہے بہار جلوۂ یار
تیری جو چیز ہے وہ آفت ہے
ہان دل اپنا بھی مضطرب ہو بہت
جلد جلوہ دکہاؤ تم اپنا

شرگین مست پر خمار آنکھین
دل ہو مضطر ہین اشکبار آنکھین
یون نہ ڈراؤ نہ بار بار آنکھین
ہمین درکار ہین ہزار آنکھین
ہے نگہ شوخ سب بے قرار آنکھین
تم جو دیکھتے ہو سب بے قرار آنکھین
ہین بہت صرف انتظار آنکھین

دل بھی ہمدم ہو برق کا گوہر
دیکھکر اونکی بیقرار آنکھین

ڈہونڈہتا ہون یہ اندن ہوے میان ملتا نہین
پھنس گیا جا کر نہین معلوم کسکی زلف مین

جستجو ہو ہر گھڑی تیرا و ہان ملتا نہین
آج پہلو مین مرے دل کا نشان ملتا نہین

کب مہ و خورشید کو نسبت ہی تجھسی حسن مین — تیرے کوچہ کی زمین سی آسمان ملتا نہین

دل جگر حاضر ہین دونون میزبانی کے لیئے — کوئی اوس تیر نگہ سا میہمان ملتا نہین

ای صبا اوس گل کے گھر کا کب ملے تجھکو پتا — خاک اڑا نیسے تو ہر گز لامکان ملتا نہین

ہم مٹائینگے خط قسمت رگڑ کر راتدن — جبہہ فرسائی کو سنگ آستان ملتا نہین

بعد میرے قدر دانی سی وہ گل کہتا ہے یون
کوئی گوہر سا بھی اب رنگین بیان ملتا نہین

ادا وہ کیا ہی جو اوس شوخ فتنہ گر مین نہین — فسون نگہ مین نہین یا لچک کمر مین نہین

خط اونکو بھیجکی پچھتا رہا ہون مین کیا کیا — کہ فہم و عقل کا جوہر ھی نامہ بر مین نہین

کیا ہے ضعف نے بیمار کا تری یہ حال — کہ لوٹنے کی بھی طاقت دل و جگر مین نہین

چمن کی سیر مبارک ہو ہمصفیرون کو — یہان تو طاقت پرواز بال و پر مین نہین

مرید فتنۂ محشر ہو دل تو کیونکر ہو — تمہاری شوخی رفتار کیا نظر مین نہین

ہوی ہی خواہش ہنسنے کی میرے رونے پر — مگر غضب ہی کہ اب اشک چشم تر مین نہین

سوال وصل پہ کہتا ہے وہ پری پیکر — کہو تو کیا کوئی معشوق شہر بھر مین نہین

خدا کرے وہ چلا آئین میرے گھر گوہر
کہ آج کوئی بدآموز رہگذر مین نہین

شوخیان برق نظر کی جو دکھا دیتے ہین — بجلیان وہ دل عاشق پہ گرا دیتے ہین

غم نیا رنج نیا درد نیا دیتے ہین — یہ حسین اور بھی کچھ اسکے سوا دیتے ہین

چاہنے والون کو کیا کیا وہ سزا دیتے ہین
ہوش اڑا لیتے ہین دیوانہ بنا دیتے ہین

تم نگاہون مین کرو بزم مین مجھ سے باتین
یہ اشارے مجھے رہ رہ کے مزا دیتے ہین

دلربائی پہ جو آجاتے ہین اونکے غمزے
میری جانب وہ اشارون سے بتا دیتے ہین

نگہ لطف سے کرتے ہین میرے دل کو تباہ
آج کس پیار سے مجھکو وہ سزا دیتے ہین

لیکے دل آپ مجھے دیتے ہین داغ حسرت
دیکھئے دیکھئے کیا لیتے ہین کیا دیتے ہین

درد فرقت کی کہانی کوئی کب تک نہ کہے
تم سنو یا نہ سنو ہم تمھین سنا دیتے ہین

ایک تم ہو کہ دیا کرتے ہو دشنام ہمین
ایک ہم ہین کہ تمھین روز دعا دیتے ہین

سیکڑون لیتے ہین دل ایک اشارا کر کے
ایک غمزے مین وہ سو ناز دکھا دیتے ہین

چال آفت ہے قیامت ہے پریزادون کی
لاکھ فتنون کو یہ ٹھوکر سے جگا دیتے ہین

کیا کہون بیخودیٔ شوق مین کیا کیا نہ کیا
طلب بوسہ پہ جب اوسنے کہا دیتے ہین

اونکے احسان ہین کیا کیا مری سر پر گوہر
ہر گھڑی مجھکو وہ اک داغ نیا دیتے ہین

جمع ہے خلق تہ تیغ تڑپتا مین ہون
آج مقتل مین ہزارون کا تماشا مین ہون

تجھکو دعوی ہے اگر یہ کہ مسیحا مین ہون
زندہ کر مجھکو ترے ناز کا کشتا مین ہون

حسرت و یاس و غم و درد نے گھیرا ہے مجھے
ہای ان چار کے قبضہ مین اکیلا مین ہون

سر بسر ناز ہو شوخی ہو نزاکت تم ہو
ہمہ تن درد ہون حسرت ہون تمنا مین ہون

ہای وہ وصل مین اوس شوخ کا مجھ سے کہنا
حسرتین تیری ہزارون ہین اکیلا مین ہون

جبکہ قاتل نے کہا کون ہی مرنیوالا
مین بڑے شوق سے بڑھکر یہ پکارا مین ہون

کوئی اوس پردہ نشین کو مری جانب سے کہو
تجھپہ مرتا ہون ترا چاہنیوالا مین ہون

میری گھر ہی مین گذری ہی شب فرقت تیرا
ظلم سہنے کو ترے ہای فقط کیا مین ہون

بولا وہ یاد مری ساتھ ترا دیتی ہے
جب کہا مین نے تری ہجر مین تنہا مین ہون

تیغ قاتل نے یہ زخم دل بسمل سے کہا
تم یہ کیون ہنستے ہو کیا کوئی تماشا مین ہون

بت پرستی نے کیا خلق مین بدنام مجھے
کام کیا نام سے جب عشق کا مبتلا مین ہون

وہ نگہ کہتی ہی دل چھیدتی ہون عاشق کا
کبھی نشتر کبھی برچھی کبھی بھالا مین ہون

دلنشین جبسے ہی اوس شوخ کی الفت
مجھسے کہتا ہی یہ دل آپسے اچھا مین ہون

خوابمین مجھکو نظر آتی ہے صورت تیری
جاگتی ہی مری تقدیر جو سوتا مین ہون

ہار گوہر کیطرح شام و سحر ای گوہر
ہار اوس غیرت گلشن کے گلے کا مین ہون

سیر گلشن وہ کیا کرتے ہین
داغ عاشق کو دیا کرتے ہین

ناز سے جب وہ چلا کرتے ہین
حشر مین حشر بپا کرتے ہین

ہی کبھی یاس کبھی ہے امید
روز مر مر کے جیا کرتے ہین

ہی یہی عاشق و معشوق مین فرق
یہ وفا اور وہ جفا کرتے ہین

رات بھر ہجر مین نالے میرے
روز اک حشر بپا کرتے ہین

جو کہ ہین شوخ طبیعت اسلیے
دل حسینون کا لیا کرتے ہین

چاندنی کی ہو وہان سیر نصیب
عشق سے جنکی طبیعت کو ہو لاگ
رات دن قاضی حاجات سے ہم
مجھ سے یون مانگتے ہین وہ دلکو
ہاتون ہاتو نہین یہ بت لیتو ہین دل

ہم یہان تارے گنا کرتے ہین
وہی دنیا مین مزا کرتے ہین
تیرے ملنے کی دعا کرتے ہین
کچھ نہین کہتے ادا کرتے ہین
نہین معلوم کہ کیا کرتے ہین

یہ ہو اوس بت کی نشانی گوہر
داغ پر دلکو فدا کرتے ہین

محبت مین سو داغ کہاے ہوے ہین
یہ ہم دلکو ہاتھون ستاے ہوے ہین
کرو رحم اپنی جوانی کا صدقہ
دل و دین و صبر و خرد تاب و طاقت
جو وہ حال پوچھین تو قاصد یہ کہنا
بڑا ہے بہت قصۂ درد فرقت
چرایا ہے دل میرا آنکھین ملاکر
مرے دام مین آپ آسے نہ ابتک

یہ سب گل تمہارے کھلاے ہوے ہین
کہ جینے سے بھی ہاتھ اٹھاے ہوے ہین
ستاؤ نہ ہمکو ستائے ہوے ہین
تری راہ مین سب لٹای ہوے ہین
تمہاری لئے چوٹ کھاے ہوے ہین
خلاصہ یہ ہو دل دکھاے ہوے ہین
ملا دل تو آنکھین چراے ہوے ہین
مجھی دام مین اپنے لاے ہوے ہین

اونہین دل لگی کا مزا ہے وگرنہ
کہ گوھر کا دل آج پائے ہوے ہین

غیر کوئی نہین بے خوف چلے آ دل مین
ہی فقط تیری تمنا ہی تمنا دل مین

ہی خدنگ نگہ ناز کا کھٹکا دل مین
شوخیان کرتا ہی یہ تیر بھی کیا کیا دل مین

داغ ہی درد ہی حسرت ہی تمنائین ہین
سینہ تو چیر کے دیکھو کہ ہی کیا کیا دل مین

پھر غلط کیا ہی اگر تجھکو دل و دیدہ کہون
کہ جگہ تیری مری آنکھ مین ہی یا دل مین

چھانتا کیون ہی عبث قیس جنون دشت کی خاک
اپنے پہلو مین ٹٹولے کہ ہے لیلیٰ دل مین

غائب آنکھون سے بھی ہی سامنے آنکھون کے بھی ہی
وہ ہی پوشیدہ مگر جلوہ ہی اوسکا دل مین

رنگ مطلب تو ٹپکتا ہی مری آنکھون سے
پھر یہ کیون پوچھتے ہو کیا ہی ارادہ دل مین

کیا مزا دیتا ہی اونکا یہ شب وصل سوال
کیسی کیسی ہی ہوس شوق ہی کیا کیا دل مین

رازدن دیکھتے ہین اہل بصیرت گوہر
کہ طلسمات جہانکا ہی تماشا دل مین

لاکھون ستم اٹھا کے بھی تمسے پھرا نہین
نازان ہون اپنے دل پہ کہ یہ بے وفا نہین

تمکو جو دل دیا ہی تو اپنا قصور کیا
یہ عشق کی خطا ہے ہماری خطا نہین

کیونکر نہ تیرے داغ محبت پہ ہون نثار
اسکے سوا تو اور کوئی آشنا نہین

ای یار تیرے ہجر کی روداد کیا کہین
ایسے ستم سہی ہین کہ کچھ انتہا نہین

اپنی حیا پہ ناز ہی کیون اوس نگاہ کو
عاشق کے پاس یہ کوئی پیاری ادا نہین

تم میری جان ہو کہ ستاتی ہو کیون مجھے
تمسے گلا ہے اور کسی سے گلا نہین

گوہر کو درد عشق ستاتا ہی رات دن
کیا اس مرض کی کوئی الٰہی دوا نہین

کیون ستاتا ہی ہمین عاشق مضطر ہم ہین
دل دکھای ہوی ای چرخ ستمگر ہم ہین

شوخیان دیکھیے اون سحر بھری آنکھون کی
دل مرا لیکے یہ کہتی ہین کہ دلبر ہم ہین

دیکھی یوسف کی جو تصویر وہ بولے ہنسکر
تجھ سی بہتر نہ سہی تیرسے برابر ہم ہین

درہم داغ جنون پاے ہین دل نے کیا کیا
فیض سرکار محبت سے تونگر ہم ہین

جسپہ مرتے ہین اوسی کیلئے جیتے ہین ہم
ہی وہی جان فدا جان سے جسپر ہم ہین

چین لینے ہی نہین دیتا ہے ہمکو کوئی دم
تیری بیتابی کے قائل دل مضطر ہم ہین

نگہ ناز سی کہتی ہے یہ اونکی مژگان
تو اگر تیر ہے ای یار تو نشتر ہم ہین

ہی یہ حیرت کہ ترے ہجر مین جیتے ہین ہم
کیا عجب اسکا جو نا شاد مین مضطر ہم ہین

کون پھر اوسکے سوا قدر کرے گا اپنی
جوہری ہی وہ پریزاد تو گوھر ہم ہین

انداز نیا ہے ترا ہر ایک ادا مین
غمزے مین کرشمہ ہی تو شوخی ہی حیا مین

فریاد مری سنتے ہین وہ کان لگا کر
صد شکر اثر آنے لگا آہ رسا مین

پہلو مین نہ تم اور نہ قابو مین دل زار
نالون مین رسائی ہے نہ تاثیر دعا مین

کب ناز سے چل سکتی ہے اوس حور کی آگے
یہ شوخی رفتار کہان باد صبا مین

دل قید مین گیسو کے ہی گیسو ہی پریشان
یہ ایک بلا مین ہی تو وہ ایک بلا مین

سو ظلم کیے تو نے پھر اتجھسے نہ گوھر
ثابت قدم ایسا ہے کہان راہ وفا مین

رہا اپنا دل رنجور بیتاب و توان برسون
کسی کے عشق مین مرتا رہا یہ نیمجان برسون

سہی درد و الم فرقت مین کیا کیا میری جان برسون
اٹھای کیسے کیسے دل نے بھی بارگران برسون

ابھی کبتک ستاؤ گے ابھی کیا آزماؤ گے
بہت کچھہ ہو چکا میری وفا کا امتحان برسون

یہ حسن و عشق کی باتین ہی دنیا سے نرالی ہین
کوئی جور و ستم کوئی کرے آہ و فغان برسون

دل بیتاب کے تقدیر بد کے اوس ستمگر کے
اٹھای مین نے لاکھون ظلم زیر آسمان برسون

سر شوریدہ اپنا پھوڑنے کے واسطے ہمنے
بہت ڈہونڈہا نپایا تیرا سنگ آستان برسون

بھرا کب خانۂ دل کو بہت سی حسرتین آئین
یہ وہ گھر ہے رہی جسمین ہزارون میہمان برسون

زمین کوچۂ جانان کی چہانی خاک مدت تک
رہا مین رات دن گردش مین مثل آسمان برسون

نہ تجھہ سا صبر تھا اوسمین نہ ایسا ضبط ای گوہر
سنی ہی قیس دیوانہ کی مین سنے داستان برسون

غم نہین گر ہجر مین اوسکو قضا آتی نہین
کیا ترے کشتہ کو مرنے کی ادا آتی نہین

زہر ہی دیدو کہ ہو بیمار الفت کا علاج
میری جان کیا تمکو اتنی بھی دوا آتی نہین

اوس ستمگر نے کہا ٹھکرا کے عاشق کا مزار
کسلئے اب آہ و نالے کی صدا آتی نہین

جب دعاء وصل مانگی ہنسکے وہ کہنے لگے
کیا تمہین اسکے سوا کوئی دعا آتی نہین

پھر یہ کیون آنکھین جھکی جاتی ہین اتنا کیا سبب
گر سوال وصل پر تمکو حیا آتی نہین

ہی مرا داغ جگر سچی محبت کا نشان
کیا تمہین اس پھول سے بوی وفا آتی نہین

ہم ہین مست چشم ساقی میکشی سے کیا غرض
غم نہین گر موسم گل مین گھٹا آتی نہین

شاد بھی رہتا ہو اوسکی یاد مین ناشاد بھی | کچھہ سمجھہ مین دلکی حالت ایکدم آتی نہین

دغل کیون دیتا ہی غمزا - گوھر اسکو کیا ہوا
دلربائی کی ادا اوس بت کو کیا آتی نہین

شب فرقت دل مضطر کو ہم یون شاد کرتے ہین | کہ ہر دم یار کی ہر ہر ادا کو یاد کرتے ہین
وہ طرز دلربائی اک نئی اک ایجاد کرتے ہین | عدو کو کہتے ہین ناشاد مجھکو شاد کرتے ہین
اثر دونون طرف جذب محبت کا برابر ہے | ہم اونکو یاد کرتے ہین وہ ہمکو یاد کرتے ہین
کہانکا صبر کیسا چین ہم تو ہجر جانان مین | کبھی آہین کبھی نالے کبھی فریاد کرتے ہین
خیال یار دل مین آتے آتے مجھہ سی کہتا ہی | ہم اس اجڑی ہوی گھر کو ابھی آباد کرتے ہین
نگاہ لطف سی کیون میری جانب دیکھتے ہین آپ | مرا دل تو لیا پھر اور کیا ارشاد کرتے ہین

یہ کہکر ہجر مین امید دم دیتی ہی ای گوھر
نہ گھبراؤ تمہین وہ آجکل مین یاد کرتے ہین

کرے شوخی نگاہ شرمسار آہستہ آہستہ | ہمارے دلکا وہ کھیلے شکار آہستہ آہستہ
قیامت کیون نہ اٹھی کیون نئی جاگی فتنۂ محشر | اوا سو ناز سی چلتا ہی یار آہستہ آہستہ
تری شرمیلی دو دیدہ نگاہین پردے پردے مین | اڑا لینگی مرا صبر و قرار آہستہ آہستہ
ترا دل ہے اگر پتھر تو ہو لیکن مرے نالے | بنا ئینگے تجھے بھی بیقرار آہستہ آہستہ
اشارے سے ادا سے ناز سے غمزے سے شوخی سے | وہ کرتا ہے مرے دلکا شکار آہستہ آہستہ
کبھی اونکا وہ شرماکر دوپٹہ مین چھپا لینا | کبھی وہ بناوہ سینے کو ابھار آہستہ آہستہ

تمہاری چال کے انداز اسنے بھی اڑائے ہین — چمن مین چلتی ہے باد بہار آہستہ آہستہ

مزا ہی پایمالی کی سے ملے لذت جو تھم تھم کر — شہید ناز کا روندو مزار آہستہ آہستہ

کہانتکا ضعف ہم تو جذب دل کی دستگیری سے — پہونچ ہی جائینگے تا کوی یار آہستہ آہستہ

مزا جب ہی مری آہین نگاہین تیری باہم ہون — تری دل اور میرے دلکو پار آہستہ آہستہ

کہو اے حضرت گوہر تمہارا مدعا کیا ہے
یہ کیا کہتے ہو اوسنے بار بار آہستہ آہستہ

شکل حیران کا ہو میری حال تپر آئینہ — اے پری پیکر اگر دیکھو گھڑی بھر آئینہ

وقت تزئین دیکھتا ہی روی انور آئینہ — اپنی قسمت پر رہے نازان نکیونکر آئینہ

کون کہتا ہی کہ ہے وہ روی انور آئینہ — وہ ہی رشک ماہ کامل اور ہی پتھر آئینہ

گھورنا میرا وہ اونکی پیاری صورت دیکھکر — دیکھنا اونکا وہ ہردم مسکرا کر آئینہ

آئینے مین عکس اپنا دیکھکر کہتے ہین وہ — ہوگیا اب حسن مین میرے برابر آئینہ

ہوش اوڑ جاتی ہین نظارہ سی تیری اوسکے بھی — دیکھتے ہی دیکھتے ہوتا ہی ششدر آئینہ

شوخ چشمونسی کرے گر چار چشمی رات دن — چوٹ کہای عاشقون کیطرح دلبر آئینہ

لوٹتا ہی رات دن دیدار جانان کے مزے — لذت عیش جہان پاتا ہے اکثر آئینہ

خودنمائی اسقدر اور ناز حسن اتنا بہت — خوب تھا دیکھا نہوتا آپنے گر آئینہ

سامنے اونکے کبھی بن سنور کر جائینگے — اسلئے وہ ڈھونڈھتے ہین روز محشر آئینہ

ساری دنیا کے حسینون کا ہی ہمدم ہمنشین — ہی کہین خوش قسمتی مین مجھسی بڑھکر آئینہ

جب کہا تم ہو حسین بولے خوشامد کی ہے بات
کیا لگاوٹ کیا کشش ہے آج شخص و عکس مین

اس ادا سے وصف
کچھ نہ بولو منھ سے

کب ادا و ناز مین ہے تجھ سے ہمسر آینہ
کہتے ہین وہ اپنی پیشانی پہ رکھکر آ ینہ
یون کہا اوس بت نے مستی مین پٹک کر آینہ
اسمین دیکھو اپنی صورت اپنا جلوہ اپنا حسن
تیرے ہر عضو بدنین آینے کی ہے چمک
اوسمین تو ہی جلوہ گر تجھ مین ہے عکس وسکا عیان
عرصۂ محشر مین اوس بت کو ہے خود بینی کا شوق
پھر کہو نگا کسلئے تمپر طبیعت آگئی
خوف ہے اونکو کہین یہ ہمسری کرنے نیاسے
حسن دلکش کو نظر اسکی بھی ہو گی ایکدن
لوٹتا ہے کیسے کیسے ابھرے سینہ کے مزے

سوتے ہین رخسار پر
دیکھا ای گوھر

کہا یون اوس پری پیکر نے چلکر چال مستانہ
مرا گوہر مری رفتار کا ہو دل سے دیوانہ

زمانہ مین مری شہرت ہوئی ہے ان خطابون سے
ترا عاشق ترا شیدا تری صورت کا دیوانہ

مری ولمین تو ہر دم رہتی ہو پھر مجھ سے پردا کیون
تم آؤ جلد میری سامنے اب بے حجابانہ

پلایا خون دل خون جگر فرقتین برسون تک
شراب وصل کا بھی دیجیے اب مجھکو پیمانہ

جو وہ گل ہے تو مین بلبل ہوا اوسکا باغ عالم مین
وہ ہی شمع جہان افروز مین اوسکا ہون پروانہ

بجا گوہر کے دل سے ایکدم بھی ای خیال یار
مکان کی کیا رہے رونق نہو جب صاحب خانہ

نہوگا کچھ نگاہ شرمگین سے
چراؤ دل اداے نازنین سے

تری حسرت دل اندوہگین سے
نہ نکلے پیشتر جان حزین سے

نہ بے شوخی سے ملے گا دل کسی کا
تری خالی نگاہ شرمگین سے

پتا یہ کوے جانان کا ہے قاصد
کہ فتنے اٹھتے ہین اوس سرزمین سے

ہوا وہ نیم بسمل چوٹ کھا کر
جسے دیکھا نگاہ شرمگین سے

بہت صدمے سہے اب دل ندونگا
جو آے حور بھی خلد برین سے

یہ دیکھو مت کوئی دیکھتا ہے
چھپا لو منعہ ہماری آستین سے

پھرینگی اب ہمارے دل پہ چھریان
عیان ہے یہ تری چین جبین سے

مرے دل کی ہے داغ غم سے رونق
مکان کی سب ہے آرائش مکین سے

تمھین کس نے سکھائین یہ ادائین
کوئی پوچھے بتان نازنین سے

ہزارون حسرتین ہین دفن اسمین — اٹھین ہردم نکیون فتنے زمین سے

نگاہ مہر سے پورا کرو کام — نہ مارو تم مجھے چین جبین سے

کیا خون امید عاشق زار — لیا خنجر کا کام اوسنے نہین سے

مری بربادیون کے واسطے تم — جفائین سیکھہ لو چرخ برین سے

تصور مین کسی بت کی ہی صورت — نظارے ہوتے ہین ہردم یہین سے

چھپاؤن کیون نہ راز عشق گوہر — لڑی ہی آنکھہ اک پردہ نشین سے

جبکہ وہ بیخودی شوق مین عریان ہونگے — ہی یقین جامے سے باہر مرے ارمان ہونگے

دلنشین گر نگہ ناز کے پیکان ہونگے — زخم دل پائینگے وہ لطف کہ خندان ہونگے

وہ قدم از سر یہ بت جو خرامان ہونگے — عرصۂ حشر مین سو حشر نمایان ہونگے

یاس و حسرت کے سوا اسمین دھرا ہی کیا خاک — دل مرا لیکے آپ بہت آپ پشیمان ہونگے

وا اشتیاق یہ ہنس ہنس کے گرانا بجلی — ہمپہ ای برق تبسم تری احسان ہونگے

ہین وہ افسردہ اگر لاکھہ ہنسائے کوئی — ہمتو کیا زخم ہمارے بھی نہ خندان ہونگے

بوسہ جبتک نہ ملے دل بھی نہ دینگے تمکو — ہمسے احسان کے بدلے ہی مین احسان ہونگے

یہ نظارے یہ اشارے جو رہین چار گھڑی — پھر تو ہم اونپہ فدا ہمپہ وہ قربان ہونگے

طالب بوسہ جو وہ جان طلب کرتے ہین — پھر کس امید پہ ہم وصل کے خواہان ہونگے

اسمین ہیر دل آشفتہ کو کیون رکھا ہے — زلف پرپیچ کے بال اور پریشان ہونگے

جلوہ چلمن سے دکہائیگا جو وہ پردہ نشین
وحشت و صبر ابہی دست و گریبان ہونگی

ساتہہ دینے کیلئے ہم ہین نہ گھبرا اے دل
تری گیسو ترے ہمدم شب ہجران ہونگی

تو ستاتی ہے کبھی چرخ کبھی یار کبھی
ہم سے کمبخت بھی کم ای شب ہجران ہونگی

دل گوہر کو وہ چہاتی سے اگا کر یوہے
اسمین پوشیدہ بہت حسرت و ارمان ہونگی

نقاب الٹ کر جو محشر مین یار تو نکلے
پہر اہل حشر کی کیا کیا نہ آرزو نکلے

ادا سے کہتے ہین آینہ دیکھکر وہ یون
ہزارون لاکہو مین ہم ایک خوبرو نکلے

دم خرام قدم تیرے دیدم چہو موت
قدم قدم پہ مری دلکی آرزو نکلے

اوسی سے پوچہی کچہہ موت کے مزے ایدل
کہ جسکی جان حسینونکے روبرو نکلے

وہ تاڑ جاتے ہین چتون سے مدعا دل کا
زبانسے کسلئے پہر حرف آرزو نکلے

خدا کی شان کہ جو بات ہو مرے دلمین
تری زبانسے وہی وقت گفتگو نکلے

تم آج آو ہنسو بولو بیٹھو میرے پاس
مزے اڑاو کہ سب دلکی آرزو نکلے

عبث ہے فکر مرے زخم دلکی یارونکو
یہ زخم وہ نہین جو قابل رفو نکلے

امنگ پہ ہے جوانی مری شباب ترا
ملین یہ دونون تو کیا کیا نہ آرزو نکلے

دعا ہے شوق شہادت مین اب یہی گوہر
کمر سے باندہکے خنجر وہ جنگجو نکلے

یاد جب او سے بت کی صورت آگئی
ہائے کیا کیا دلپہ آفت آگئی

وصل مین اونکو نزاکت آگئی
وقت پر کیسی مصیبت آگئی

میرے شوق دل نے کین وہ شوخیان
وصل مین اونکو بھی لذت آگئی

دل کے نالون کا دکھاؤن گر اثر
تم یہ جانو پھر قیامت آگئی

ہر ادا تیری ہے دلکش دلستان
کیا کہون کس پر طبیعت آگئی

چلتے چلتے ناز وہ کرنے لگے
بیٹھے بیٹھے لو قیامت آگئی

غمزے غمزے مین دل اوسکو دیدیا
باتون باتون مین طبیعت آگئی

قبر عاشق پر وہ پڑھ کر فاتحہ
کہتے ہین ہمکو محبت آگئی

کھائی ہے دل سے نکلنے کی قسم
کس کی حسرت کیسی حسرت آگئی

اس مکان مین اک نہ اک مہمان رہا
غم گیا دل سے تو حسرت آگئی

دل کو تھامے بیٹھے ہو گوہر یہ کیون
کیا کسی بت پر طبیعت آگئی

ساتھ اوس حور کے خلوت مین حیا بھی آئی
جو کہ ہے وصل کی دشمن وہ ادا بھی آئی

دل سے اپنے نہ مٹا نقش وفا ہان نہ مٹا
گو بہت یاد مجھے تیری جفا بھی آئی

بوسہ مانگا تو وہ منھ پھیر کے بولے لیلو
ساتھ شوخی کے اونہین شرم وحیا بھی آئی

کام عاشق کا کیا اونکی ادا نے پورا
وہ جو آئے تو دبے پاؤن قضا بھی آئی

وان بھی میرے دل شیدا کی نہ لی اونسے خبر
کچھ مروت نہ اوسے روز جزا بھی آئی

شور نالون کا شب ہجر فلک پر پہونچا
عرش تک جاکے مری آہ رسا بھی آئی

یہ لگاوٹ نگہ ناز مین کب تھی پہلے
ابتو شوخی بھی اسے آئی ادا بھی آئی

روز دم بھرتے ہو و نزاکت بتون کا گو ہر
سچ کہو تمکو کبھی یاد خدا بھی آئی

چمن مین پھول ہین لالہ کے داغ کھای ہوے
یہ گل ہین عشق رخ یار کے کھلای ہوے

فلک کے یار کے قسمت کے ہین ستای ہوے
الٰہی ہم بھی ہین کیا کیا ستم اٹھای ہوے

کیا ہے مجھپہ کرم بھی جفا کے پہلو مین
وہ آے ہین مری گھر بھی تو منھ چھپای ہوے

قریب تھا کہ مقابل ہو اوسکے آینہ
ہوی یہ خیر وہ بیٹھے تھے منھ بنای ہوے

یہ شوخیان یہ شرارت کہان تھی بجلی مین
تری نگہ کے انداز مین اڑاے ہوے

ستمگری فلک کو کہان سلیقہ تھا
یہ ہتکھنڈے ہو اوسی ظالم کے ہین سکھای ہوے

یہان ہین خستہ و مضطر ہین زار و نالان ہین
دل و جگر ہین برابر کی چوٹ کھای ہوے

اہ ناز سے تمنے چرایا دل میرا
پھر اس پہ قہر کہ ہو آنکھ بھی چرای ہوے

ہماری چال سے اٹھتے نہین ہین کب فتنے
یہ عطر فتنہ مین کپڑے ہو کیون بسای ہوے

قصور مند سمجھتے ہین وہ ہمین گوہر
قصور یہ کہ ہم اوسنے ہین لو لگاے ہوے

وہ چلکر ناز سے بولے کہ یہ رفتار کیسی ہے
ذرا دیکھے کوئی یہ شوخی گفتار کیسی ہے

عجب قہر ہے وہ پوچھتے ہین نزع مین مجھسے
طبیعت تیری اب ای عاشق بیمار کیسی ہے

مرا دل جانتا ہے میری آنکھین اسسے واقف ہین
کہ اوس رشک پری کی لذت دیدار کیسی ہے

تری کوچہ ہی کی گلگشت مین و نزات رہتا ہون
نہین مجھکو خبر سیر چمن ای یار کیسی ہے

بنا دیتی ہی پاگل ایکدم مین ہوش والونکو
کوئی مستونسی پوچھی دخت رز ہشیار کیسی ہے

دیا تہا وصل کا اقرار لیکر مینے تمسکو دل
کہو صاحب کہ پھر یہ بحث یہ تکرار کیسی ہے

غضب ہی جیسے ہم آغوش رہنا خواب مین شب بھر
سحر ہوتے ہی سے شرمانا یہ خوای یار کیسی ہے

جو آیا عرصۂ محشر مین وہ بت حشر والون نے
اشارو نمین کہا دیکھو تو یہ رفتار کیسی ہے

دل عشاق کو چور نگ کر دیتی ہی ای **گوہر**
نگاہ یار بہی چلتی ہوی تلوار کیسی ہے

نگہ تیری کہیں سے ہے قاتل ہی ہے
کری خون جو سیکڑون دل یہی ہی

کیا وصل کا جب سوال اوسنے مین نے
کہا ہم حسینون کو مشکل یہی ہی

اک اجڑا ہوا گھر ہی عاشق کا دل بھی
غم و درد و حسرت کی منزل یہی ہی

دکہا کر مجھے وہ یہ غیرون سی بولے
ہمارا تو جانباز بائل یہی ہی

نہ تیغ جھکو تڑپتا نہ دیکھا
تمہین کیا خبر رقص بسمل یہی ہی

نہین عاشقی سہل لیکن اسی سب
سمجھتی ہین آسان مشکل یہی ہی

کرو شکوۂ درد دل تم نہ **گوہر**
ابھی دل لگانے کا حاصل یہی ہے

حشر مین آپ اگر ایک اشارا کرتے
اہل محشر لب فریاد نہ پھر وا کرتے

آپ اقرار کیے ہین یہ سچ ہی صاحب
وعدۂ وصل کبھی روز تو پورا کرتے

کیا بگڑتا وہ اگر پاس حیا کا کرتے
جان لینی کی سوا اپہر یہ بہلا کیا کرتے
آگی اللہ کی ہم دل کا تقاضا کرتے
وعدۂ وصل کبہی آپ جو پورا کرتے
دعوت ناوک مژگان کا ارادا کرتے
وہ جو تنہا ہمین ملجاتے تو کیا کیا کرتے

خضر پہر عمر ابد کی نہ تمنا کرتے
مدتین گذرین الٰہی یہ تمنا کرتے
ورنہ اللہ سی ظالم ترا شکوا کرتے

ردلکی رہائی ہوئی
کسی لبر کی تمنا کرتے

ہوتی ہین کیا کیا خوشی کے سامنے
میری شوریدہ سری کے سامنے
کیا کہون مین دل جلی کے سامنے
بیٹھی ہو کیون آرسی کے سامنے
برق وش تیری ہنسی کے سامنے
یار کی چہنپا کلی کے سامنے

ہے رخ روشن کے آگے آیند
آرسی ہے آرسی کے سامنے

تیری رسوائی کا مجھکو خوف ہے
کیا کہون دل کی کسی کے سامنے

حور بھی ہوتی ہے اسے گوھر خجل
آتی ہے جب اوس پری کے سامنے

الفت ہے دلکو کس کے رخ پر عتاب کی
تابش ہے داغ دل مین مرے آفتاب کی

محشر مین بھی وہ آے تو پردا کئے ہوے
آگے خدا کے بھی نہ گئی خو حجاب کی

پیران پارسا سے کوئی پوچھلے ذرا
وہ گرمیان کدہر گئین عہد شباب کی

گردون پہ اسلئے مہ نو کا دماغ نے ہے
ملتی ہے شکل اوسمین کچھ اونکی رکاب کی

جوبن پہ ہے غرور عبث اہل حسن کو
بحر جہان مین زیست ہے اکدم حباب کی

جب سے کسی کی شوخ نگاہون سے لڑگیا
دلکو ہوی ہے خصلت بد اضطراب کی

لو دوہی دن مین زلف کو آشفتہ کردیا
ساری خطا ہے اس دل خانہ خراب کی

کہتی ہے شرم اوسنے کہ پردا ضرور ہے
شوخی یہ کہتی ہے نہین حاجت نقاب کی

آنکھین لڑا لڑا کے تو بیمار کردیا
حالت نہ پوچھئے دل خانہ خراب کی

دیکھی ہر کس کے کان کے موتی کی آب و تاب
اتری ہوی ہے آج جو شکل آفتاب کی

اک رشک گل کے عشق مین روتا ہون رات دن
آنکھین نہین روان ہین یہ نہرین گلاب کی

ق

زاہد قبول حور جو ساقی ہین خلد مین
مانا کہ ہے بہشت مین ندی شراب کی

کیا تیر سے دلکو بھون کے کھائینگے بادہ کش
یہ بھی تباہی کوئی بھی صورت کباب کی

شکوہ کیا جو وصل مین شبہای ہجر کا | وہ بولے خیر کیجیے باتین نہ خواب کی

گوھر اگرچہ ہجر مین رویا ہزار سال
ہمت مگر نہ کم ہوی چشم پُر آب کی

عجب دلربا ہین ادائین تمہاری | کہ لیتی ہین پریان بلائین تمہاری
غضب ہی وہ اونکا شب وصل کہنا | سہے کوئی کبتک جفائین تمہاری
مجھے گھورتا دیکھکر وہ یہ بولے | یہ آنکھین کہین پھوٹ جائین تمہاری
کرین کام عاشق کا اک دم مین پورا | وہ چھریان ہین بانکی ادائین تمہاری
لیئے مین نے بوسے تو ہنسکر وہ بولے | گنین ہم کہانتک خطائین تمہاری
مرے دل کو رہ رہ کے تڑپا رہی ہین | سریلی سریلی صدائین تمہاری

وہ نا آشنا تمپہ شیدا ہو گوھر
دکھائین اثر گر دعائین تمہاری

ہوس جو دل مین تری ہی مجھے ستانیکی | خوشی ہی مجھکو بھی تیری ستم اٹھانیکی
ستم تو کھائی نہین مجھکو غم کھلانیکی | فلک بتا کوئی حد بھی ہی اس ستانیکی
جو چشم ناز کو خواہش ہو دل چرانیکی | تو غمزہ وادا بھی دے اداد کھانیکی
یہ بیوفائی یہ بے مہری تم مین ہو توبہ | یہ چال چرخ کی ہی یہ روش زمانیکی
کیا ہے دردِ جگر نے یہ بیقرار مجھے | نہین ہے تاب ذرا دردِ دل سنانیکی
کبھی نہ خندۂ گل پر ہو ناز بلبل کو | ادا جو دیکھلے اوس گل کے مسکرانیکی

وہ ہنس پڑی جو سنا میری درد دل کا حال | نئی یہ طرز نکالی مجھے رلانے کی
حیا کے غمزے دکھائے تری نگہ نے بہت | یہ مشق کرتی ہے اب شوخیاں دکھانے کی
ہمارے زخم جگر خندہ زن ہوئے کیا کیا | جو یاد آئی ادا تیرے مسکرانے کی
خفا ہو کس لئے عاشق جو میں ہوا تم پہ | مری خطا نہیں عادت ہے یہ زمانے کی
حیا کے نام سے کرتے ہو کیوں جفا مجھپر | نہیں ہے تاب حیا کے بھی ناز اٹھانے کی
قفس میں بند ہوں اے ہم صفیر برسوں سے | خبر ہے مجھکو چمن کی نہ آشیانے کی
ہوا ہوں مست تری اک نگاہ سے ساقی | پلائی ہے مجھے مے کس شرابخانے کی
بنا دیا ہے مجھے اوس بت کا بندۂ الفت | بڑی یہ مجھپہ عنایت مرے خدا نے کی
بناؤ ایک تری سادگی میں ہیں کیا کیا | نہ آئینہ کی ضرورت ہے اب نہ شانے کی

ہمیشہ کرتے ہو تقدیر کا گلہ گوہر
پھر آرزو بھی ہے تقدیر آزمانے کی

یار پہلو میں رہے دل کی تمنا ہے یہی | دل ہے زلف میں سر میں مرے سودا ہے یہی
کیوں الجھتے ہو کہ گیسو میں مری کیا ہے یہ | ٹھہرو ٹھہرو ابھی میرا دل شیدا ہے یہی
بھیجدیتا ہوں میں خط اونکو جو ہو چاک تو ہو | کیا کروں گر مری تقدیر میں لکھا ہے یہی
اپنے پہلو میں ٹٹولو مرے گیسو میں نہیں | طلب دل پہ کسی بت کا اشارا ہے یہی
تو مرے دل میں ہے دل میری پہلو میں رہے | میری حسرت ہے یہی میری تمنا ہے یہی
بولے غیروں سے وہ محفل میں بتا کر مجھکو | دیکھئے ایک مرا عاشق شیدا ہے یہی

صاف کہتے ہین وہ بیٹھے ہوے دلمین ہمارے | مسکن اپنا تو کوئی روز سے ٹھہرا ہے یہی

مین نے جب اونسے کہا آو مرے گھر صاحب | ہنسکے بولے اجی میرا بھی ارادا ہے یہی

شوخیان کہتی ہین محرم کی نہین کچھ حاجت | رہنے دو رہنے دو گھونگھٹ کا اشارا ہے یہی

نگہ یار کو پوچھے کوئی دل سے گوہر
کبھی برچھی ہے یہی اور کبھی بھالا ہے یہی

ہتو جسپہ ہے مہربانی تمہاری | چڑھے ہے اوسکے ہتے جوانی تمہاری

کرے کیا کوئی ہمزبانی تمہاری | قیامت ہے جادو بیانی تمہاری

رقیبون کے آگے وہ کہتے ہین مجھسے | سناؤ سنین ہم کہانی تمہاری

اسی نے بہت خانہ بربادیان کین | عجب رنگ لائی جوانی تمہاری

ادا قہر شوخی بلا ناز فتنہ | ہراک چیز آفت ہے جانی تمہاری

دیا ہے قمر کو بھی داغ محبت | کلف بھی ہو گویا نشانی تمہاری

اٹھاتی ہے یہ بھی تو فتنے ہزارون | نہین حشر سے کم جوانی تمہاری

ہمین سے ہے الفت تمہین ہمسے نفرت | اجی دیکھہ لی قدردانی تمہاری

کشش دل کی بے پردہ تمکو کریگی | رہیگی نہ یہ لن ترانی تمہاری

ابھی گوہر مدعا پاسے گوہر
اگر اوسپہ ہو مہربانی تمہاری

مری آہ اب سے لے اثر ہو گئی | خدا جانے کسکی نظر ہو گئی

شب غم وراز اسقدر ہوگئی | کہ صبح قیامت سحر ہوگئی
جو تیغ اونکی زیب کمر ہوگئی | مری جان سینہ سپر ہوگئی
مری آرزو سے بہت بیقرار | مگر یہ بھی تیری نظر ہوگئی
نپوچھو شب ہجر کیونکر کٹی | بڑی آفتون سے بسر ہوگئی
رہا رات بھر اونکو انکار وصل | ہوسے جب وہ راضی سحر ہوگئی
شب وصل سنکر گجر کی صدا | وہ بولے کہ بس اب سحر ہوگئی
یہان تک بڑہی تیری زلف رسا | کہ آخر وبال کمر ہوگئی

اونہین کھینچکر لائی گو ہر یہان
کشش دل کی خود چارہ گر ہوگئی

سہی مین نے جور بتان کیسے کیسے | دیئے تو نے رنج آسمان کیسے کیسے
نظر آئے رنگ جہان کیسے کیسے | ہوئے باغ نذر خزان کیسے کیسے
کوئی ماہ پیکر کوئی حور منظر | جہان مین ہین رعنا جوان کیسے کیسے
تبسم ادا ناز غمزہ کرشمہ | ہمارے بھی ہین دلستان کیسے کیسے
جگر مین ہین کچھ داغ کچھ زخم دلمین | ترے عشق کے ہین نشان کیسے کیسے
نظر بازکے دل مین تیری نگاہین | چبھوتی ہین تیر و سنان کیسے کیسے
عجب صنعت حق کی گلکاریان ہین | کھلے ہین گل و ارغوان کیسے کیسے
اوسے جام عشرت مجھے داغ حسرت | دیئے تو نے اے آسمان کیسے کیسے

غم و درد سہتا ہے کیا کیا دل زار | اٹھاتا ہے بار گران کیسے کیسے
گذر عشق نے سیکڑون دل مین پایا | کئے اوسنے ویران مکان کیسے کیسے
بہت حسرتون کا ہوا خون دل مین | ملے خاک مین بے زبان کیسے کیسے
ہوی کچھ نہ ابتک وفا اوسکی ثابت | گئے ہنسنے گو امتحان کیسے کیسے
گلی مین تری صبر کھوتے ہین عاشق | یہان لٹتے ہین کاروان کیسے کیسے

فصاحت کا دعوی نہین مجھکو گوہر
زمانے مین ہین خوش بیان کیسے کیسے

بے یار زندگی کا کہو لطف کیا ملے | پہلو مین تم جو آؤ تو دل کو مزا ملے
یارب اثر سے آج جو اپنی دعا ملے | وہ مجھسے بے بلاے مرے آپ آملے
قسمت بری زمانہ عدو چرخ فتنہ گر | پھر مجھسے کسطرح وہ بت مہ لقا ملے
میرا ادھر سوال کہ آؤ گلے ملو | اونکا اودھر جواب کہ میری بلا ملے
بوسے شب وصال عنایت ہون دمبدم | ہر وقت ہر گھڑی مجھے تازہ مزا ملے
یہ خوب ہتکھنڈا ہی کہ دل لیکے کہتے ہو | جسنے چرایا دل ترا اوسکو سزا ملے
تم کیا کروگے کاتب قدرت نے لکھدیا | مجھکو وفا عطا ہو تو تمکو جفا ملے

دل سا رفیق مجھکو نہ گوہر ملا کوئی
دنیا مین گرچہ یون تو بہت آشنا ملے

بے تر ای مرے مخمل کے بچھونیوالے | ہم نہین بستر کمخواب پہ سونیوالے

کون غمخوار ہی ہان ہم ہی ہین اپنے مونس
کبھی دل کو ہین جگر کو کبھی رونیوالے

دیکھکر مجھکو یہ تاکید ہی اونکی یارب
آج بیٹھین نہ مری بزم مین رونیوالے

کچھ نہ ہاتھ آئیگا ہر دم کے تڑپنے سی ترسے
مہربان تجھپہ وہ ایدل نہین ہونیوالے

جمع ہوتے نہین اکجا پہ کبھی شادی و غم
ہنسنے والون پہ عبث مرتے ہین رونیوالے

اشک جاری ہین جو آنکھون سی تو دل ہے بیتاب
عشق مین دونون ہین یہ نام ڈبونیوالے

تم کبھی گور غریبان پہ سنجاؤ صاحب
آفت آجائیگی جاگینگے جو سونیوالے

دیکھکر اونکو شب وصل جو غش آتا ہے
ہنسکے وہ کہتے ہین ہم جاتے ہین سونیوالے

فرشتہ وا تم کو جو پہلو مین تھی کل تک یارب
آج آغوش لحد مین ہین وہ سونیوالے

نیند کو ھجر کی کدہر ہجر کی شب سوتی ہی
کچھ خبر ہے تجھے ای چین سے سونیوالے

اوسی دل نے یکی جب بولا کہ الفت ایسی ہوتی ہی
کہا منہہ پھیر کر اوسنی کہ نفرت ایسی ہوتی ہی

اداسی یار چلتا ہی قیامت ایسی ہوتی ہی
کمر پتلی لچکتی ہے نزاکت ایسی ہوتی ہی

جو دیکھا آینہ سب بے ساختہ اونکو ہنسی آئی
کہا پھر مسکرا کر اچھی صورت ایسی ہوتی ہی

تڑپ جاے سنے جب عاشق بیتاب کی حالت
وہی معشوق ہی جسکی طبیعت ایسی ہوتی ہی

ہوا بدنام عالم مین جدائی کے سہی صدمے
دیا دل کہا ہی لاکھون داغ الفت ایسی ہوتی ہی

حسین یون تو بہت ہین حسن تیرا اور ہی کچھ ہی
ہزارون سیکڑون مین ایک صورت ایسی ہوتی ہی

دل آیا جب کسی پر مر دم تک اوسپہ مرتا ہے
مر بجان عاشق صادق کی ہمت ایسی ہوتی ہی

در و دیوار سی ہر دم لپٹ کر ہ زر روتا ہون
جدائی مین تری ای یار وحشت ایسی ہوتی ہی

جفا تم ہمپہ کرتے ہو وفا ہم تمسے کرتے ہین
اوسی کہتی ہین ہمہری محبت ایسی ہوتی ہی

تری قربان جلد اگر مرے پہلو مین یون کہدو
بڑا احسان کیا تجھپر مروت ایسی ہوتی ہی

اگر وہ سنگدل ہو جای تجھپر مہربان گوھر
کہو دشمن بھی بیشک اچھی قسمت ایسی ہوتی ہے

ملتا نہین ہی اسکے سوا کچھہ مزا مجھے
دل وون ابھی ملے جو کوئی دلربا مجھے

غمزہ ہو یا کرشمہ ہو دل جسپہ لوٹ جای
ای یار ہے پسند وہی اک ادا مجھے

کچھہ اسطرح کی وصل مین ہون بیحجابیان
شوخی بھی کہدے آتی ہی شرم و حیا مجھے

گفتار کا تو لطف ملیگا کسیطرح
اونکی خوشی کہین وہ بھلا یا برا مجھے

کی سامنے عدو کے دل مضطرب نے آہ
دشمن کے آگے دوست نے رسوا کیا مجھے

اک سمت تیرے غمزۂ دلکش کی ہی کشش
اور اک طرف سی کھینچ رہی ہی ادا مجھے

انکھین لڑا کے تمسے تو پچتا رہا ہون مین
تمکو تو دل ملا یہ کہو کیا ملا مجھے

دیکھو کیا ہے سنے بہت حسرتونکا خون
کس کس کا دوگے روز جزا خون بہا مجھے

گہ ناز گہ نیاز کبھی مہر گاہ جور
معلوم کس طرح ہو ارادا ترا مجھے

ہنستے ہین وہ تو سنکے مری داستان غم
دل دیکے ساری عمر کا رونا پڑا مجھے

مستانہ چال چلکو وہ کہتے ہین ناز سے
گوھر کدہر ہو آو سنبھالو ذرا مجھے

دیکھی ان آنکھوں نے جب چاند سی صورت تیری
دل مین گھر کر گئی ای یار محبت تیری

رنگ کچھہ کچھہ تری عارض کا ملا ہی اوسکو
پوری پوری ہی کہان گل مین شباہت تیری

سر سلامت ہی یہ دل مرا آباد رہے
اسمین سودا ہی ترا اوسمین ہی الفت تیری

دل جو مانگا تو کہا کسکو دیا کسنے لیا
کسقدر جہوٹ ہی اللہ ری جرأت تیری

جب کہا جانتے ہو تم مری حسرت کیا ہی
ہنسکے بولے کہ وہ کہا کیسی ہے حسرت تیری

تیری پہلو مین بھی وہ ماہ لقا آئے گا
ایدل اک روز چمک جائیگی قسمت تیری

ذکر ہم دونون کا ہوتا ہی جہان مین ہر سو
کہین چرچا ہی مرا اور کہین شہرت تیری

میرے بیتابی دل مین جو اثر آئے گا
پھر تو قابو مین رہیگی نہ طبیعت تیری

مین اوسی حور کو جنت مین لگاؤنگا گلے
جسمین پاؤنگا ذرا سی بھی شباہت تیری

جان لینے مین اسی بھی تو کمال اچھا ہے
ملک الموت سی کچھہ کم نہین فرقت تیری

تیرا ہر شعر ہے کیون یاس بھرا ای گوہر
کسلئے ہو گئی افسردہ طبیعت تیری

چہرۂ روشن دکھایا یار نے
مجھکو دیوانہ بنایا یار نے

میری بیتابی بڑھانے کے لئے
آئینے کو منھہ دکھایا یار نے

جب ادا سے ناز سے چلنے لگا
سوتے فتنون کو جگایا یار نے

غیر کے جور و ستم کا کیا گلہ
ہو کے اپنا جب ستایا یار نے

گالیان دین ہا ہی مجھکو در جواب
پڑھ کے خط غصہ دکھایا یار نے

ہر گھڑی ہر دم دیا اک تازہ داغ
لیکے دل گوہر ستایا یار نے

صدمۂ ہجر سے لب پر مری جان آئی ہے
لو خبر جلد کہ اب وقت مسیحائی ہے

میری تصویر جو دیکھی تو وہ ہنسکر بولے
یہ بلا آج کدہر سے مرے گھر آئی ہے

خار دیتی ہے مجھے سیر چمن کی ای گل
جبسے مین نے ترے کوچہ کی ہوا کھائی ہے

قدم یار کو چومونگا بھری محفل مین
ڈر نہین ہے اگر اسمین مری رسوائی ہے

میری وحشت کی خبر سنکے اگر خوش نہو ی
پھر یہ کیون آپکے ہونٹھون پہ ہنسی آئی ہے

آجکل یون مری اوقات بسر ہوتی ہے
یاد اوس بت کی ہے اور گوشۂ تنہائی ہے

کوئی کہتا ہے منور کوئی اوسکو گوہر
نامور خلق مین ایجان ترا سودائی ہے

ہو گئی عشق کے صدمون سے یہ حالت میری
روتے ہین دیکھکے اغیار بھی صورت میری

دل مین اوس بت کے اگر گھر کرے الفت میری
پھر تو لیمین نہ رہے پھر کوئی حسرت میری

لٹ گیا لٹ گیا دل اوسکی گلی مین اپنا
آگئی آگئی اوس بت پہ طبیعت میری

خندہ زن وہ ہے یہ ہے میری طرح افسردہ
گل مین تیری ہے تو غنچہ مین شباہت میری

ہجر مین کوئی تسلی نہین دینے والا
ہاے مونس ہے فقط اک شب فرقت میری

جو بدلجا ہو وہ ہے قول ترا انکھ تری
جو نہ بدلے کبھی وہ دل مرا قسمت میری

تمسے معشوق پہ آئی ہے اگر آئی ہے
کیسی پاکیزہ ہے واللہ طبیعت میری

یار کو خواب مین بھی وصل سے انکار رہا
دل کے دل ہی مین تڑپتی رہی حسرت میری

جو تڑپتی رہین بجلی کیطرح آٹھ پہر
آرزو میری ہی دل سیر طبیعت میری

بولے قاصد سی وہ یون اسکا خلاصہ کیا ہے
خط تو پڑہنے نہین دیتی ہی نزاکت میری

یاد آئی ہے مگر تمکو اداکو ئی نئی
آج بیتاب ہی بیچین ہی حسرت میری

نامہ بر رہ نہ سکا آنکھ سی آنسو ٹپکے
عرض کرنے لگا اوس بت سی حالت میری

رحم اگر ابھی چہاتی سے لگا لے گوہر
میرے منہ سی جو سنے یار مصیبت میری

دکھاتی ہی مجھی ایجان مزا نظر بازی
ادھر بھی دیکھو کرو تم ذرا نظر بازی

وصال کہتے ہین جسکو ہی انتہا اوسکی
کتاب عشق کی ہی ابتدا نظر بازی

اسی مین ہوتی ہی دونونکی دل لگی ایدل
ہی کھیل عاشق و معشوق کا نظر بازی

اسی سی منزل مقصود پر پہو نچتے ہین
وصال یار کی ہی رہنما نظر بازی

او نہین جو ولولہ شوق مین بہت گھورا
وہ ہنسکے بولے کہ کرتے ہو کیا نظر بازی

ہوئی نصیب ملاقات یار خواب مین یون
رہی اشارہ ہی پھر اسکے سوا نظر بازی

دبے چھپی لڑا اوکسی سے گوہر آنکھ
کرو حسینون سی تم بر ملا نظر بازی

غمزہ مین ناز ناز مین شوخی ادا کی ہی
ہر بات فتنہ خیز ہی بت دلربا کی ہی

یا رب یہ کیون حسینونکی عادت جفا کی ہی
مایوس آرزو دل وصل آشنا کی ہی

ترچھی نگاہ سے تری دل کسطرح نہ بچے
جادو غضب کا اوسمین ہے شوخی بلا کی ہے

زاہد یہ کیسی حسن پرستی خدا سے ڈر
تراور بتوں کا دہیان یہ قدرت خدا کی ہے

مین اونکی یاد مین ہون تو وہ غیر یاد مین
وہ حسن کی کشش یہ دل مبتلا کی ہے

سنکر مری وفا کا بیان یار نے کہا
شہرت ہماری حسن سے اوسکی وفا کی ہے

جور فلک کا لطف رقیبون کو ہو نصیب
ہمکو پسند طرز تمہاری جفا کی ہے

اوس سنگدل کے کان مین پہونچی نہ آج تک
گوہر یہ دہوم کیون تری آہ رسا کی ہے

وصل سے تمکو اگر انکار ہے
یہ گلا حاضر ہے یہ تلوار ہے

آنکھ اپنی جلوہ گار یار ہے
طور کا شعلہ نظر کا تار ہے

بوسہ دو گر وصل سے انکار ہے
میری جان کیا یہ بھی تمکو بار ہے

کوی جانان سے قدم اوٹھتے نہین
جذب الفت مانع رفتار ہے

فتنۂ محشر جسے کہتے ہین سب
وہ کسی کی شوخی رفتار ہے

میری آنکھون سے جو حسرت ہے عیان
وہ تمہاری حسرت دیدار ہے

مجھکو ہنس ہنسکر رولایا یار نے
یہ نئی الفت انوکھا پیار ہے

دلکو سینے سے لگا رکھون نہ کیون
یہ مرا مونس مرا غمخوار ہے

مجھکو تنہا چھوڑکر جاتے ہو تم
خیر کیا پروا خدا مختار ہے

جلوہ گر ہے اسمین وہ یوسف لقا
دل ہمارا مصر کا بازار ہے

کیون فلک سے کوئی مانگے کام دل
دوجہان کا کیا ہی مختار ہے

جب لیا ہے دل تو بوسہ دیجئے
بحث یہ کیسی ہے کیا تکرار ہے

سرفروشان محبت کیلئے
ہر ادا اوس شوخ کی تلوار ہے

گوہر شیدا بھی مثل ہار گل
اوس پری پوش کے گلے کا ہار ہے

جب سے لڑی ہے آنکھ کسی رشک ماہ سے
حسرت ٹپک رہی ہے ہماری نگاہ سے

دل ہنگیا جو غمزۂ چشم سیاہ سے
اوس شوخ نے اڑالیا ترچھی نگاہ سے

بیجرم سیکڑون کو ملاتا ہے خاک مین
ڈرتا نہین ہے چرخ غریبون کی آہ سے

گولاکھ راز عشق چھپایا تو کیا ہوا
وہ تاڑ ہی گئے مرے حال تباہ سے

جب دل سے دل ملا تو محبت کا لطف ہے
کیا فائدہ نگاہ ملے گر نگاہ سے

گھبرا گئے بہت دم فریاد حشر مین
عذر جفا وہ کرنے لگے دادخواہ سے

کیا قہر ہے کہ اور بڑھی دل کی بیکلی
دیکھا جو اوسنے مجھکو محبت کی راہ سے

محشر مین اونکو دیکھتے ہی منہہ نہ کھل سکا
نکلا نہ حرف شکوہ لب دادخواہ سے

گر مجھکو مارئے تو عنایت سے ارے
کیجے اگر شہید تو تیغ نگاہ سے

الٹا اثر دکھایا ہے نالونکا ہو برا
گھر میرے آتے آتے پھری ہین وہ راہ سے

مین بیخودی سے آپ مین پھرون نہ آسکا
وہ مہ جبین گیا جو مرے گھر کی راہ سے

گوہر اگرچہ جرم مری بیحساب ہین
امید مغفرت ہے رسالت پناہ سے

دل تو کیا جان بھی دیتے ہین محبت والے — پیچھے بیٹھے ہین کہین عشق مین ہمت والے

ہیو فا ہوتے ہین سب حسن کی دولت والے — جان دیتے ہین عبث ان پہ محبت والے

جوہر عشق نے چمکائی ہی دل کی تقدیر — پیار کرتے ہین اسی چاند سی صورت والے

آنکھ اٹھا دیکھ ذرا کچھ تو خبر لے میری — سیری بیٹھے ہر مرسے جور کی عادت والے

مجھکو نفرت ہی کہ ہی وصل کی دشمن ہی ادا — اونکو ہی ناز کہ ہم بھی ہین نزاکت والے

ہم ہین مست می عشق اور وہ مست می ناز — بے پئے ہم ہین ادھر وہ ہین ادھر متوالے

باتون باتون مین حسینونکو اڑا لیتے ہین — کام کرتے ہین عجب شوخ طبیعت والے

وصل کا ذکر بھی آتا ہے تو گھبراتے ہو — تم تو دنیا سی نرالے ہو نزاکت والے

فتنۂ حشر غضب ای سپہ تری چال ستم — آفتون مین ہین گرفتار قیامت والے

لاش عاشق کی جو دیکھی تو وہ ہنسکر بولے — سو رہے ہین یہ مری وصل کی حسرت والے

وان بھی حورونکی ادائین اونہین تڑپاتی ہین — چین پاتے نہین جنت مین بھی جنت والے

اس ادا سی دم آخر وہ مری پاس آئے — مرگئے ساتھ مری سارے عیادت والے

خیر خم کی ہو ادھر بھی کوئی جام ای ساقی — ہم بھی تیری نگہ مست کے ہین متوالے

پیار کرتے ہین حسینان جہان سب گوہر
کیون نہ قائل مری قسمت کے ہون قسمت والے

حشر مین حشر کی وہ چال ہین چلنے والے — اہل محشر کے ہین ارمان نکلنے والے

ہای وہ وصل مین کروٹ ہین بدلنے والے — تیرے ارمان کب ای دل ہین نکلنے والے

ہم پہ بھی کیون نہ گری برق تجلی تیری
کیا نقط طور ہی تھا ہم نتھے جلنے والے

میری قابو مین تو اب ایدل مضطر آجا
کہ وہ ہین غیر کے قابو سے نکلنے والے

اپنی رفتار پہ ہے ناز قیامت کو عبث
اسنے دیکھے ہی نہین ناز سے چلنے والے

زہر دلوائینگے اوس شوخ سے اغیار مجھے
چپ رہینگے نہ کبھی زہر اگلنے والے

دل یہ وزدیدہ نگاہون سے چرانا کیسا
دیکھ نیت نہ بدل آنکھہ بدلنے والے

دی تسلی مجھے یون نزع مین کہکر او سنو
آج ہین سب ترے ارمان نکلنے والے

جان لیگی مری ایدل یہ تری بیتابی
رحم کر مجھپہ ذرا میرے مچلنے والے

ہر قدم پر دل عشاق سپسے جاتے ہین
تیرے قربان نزاکت سے ٹہلنے والے

مرگیا غیر بلا سے کف افسوس ہین ملنے
عطر جامہ مین حنا پاؤن مین ملنے والے

دلکو کیا خاک سنبھالون کہ سنبھلتا ہی نہین
آپ سے آپ سنبھلتے ہین سنبھلنے والے

شمع ہو یا دل پرسوز ہمارا گوہر
عشق مین دونون برابر کے ہین جلنے والے

شرارت ہے عجب برق نظر کی
کبھی دل کی خبر لی گہ جگر کی

شب فرقت نہ جھپکی آنکھہ دم بھر
تڑپتے لوٹتے ہین سے سحر کی

تری الفت مین کی کس کس کی منت
عدو کی پاسبان کی نامہ بر کی

سنو گھر دل پہ اپنے ہاتھہ رکھکر
کہانی یہ مرے درد جگر کی

الٰہی کیا اسد تھہر دل کو ادا یا
غضب ہین شوخیان ترچھی نظر کی

جو باتین یاد سب کین رات بھر کی
عبث شہرت ہی نالون کے اثر کی
یہی باتین ہین کیا تم مین ہنر کی
قیامت ہی مگر شوخی نظر کی
بلائین لون زبان نامہ بر کی
نظرین سے ہے لچک اونکی کمر کی

ین شوخی ہی گوھر
لی ترچھی نظر کی

پھر ستم اسپر اشارے ابروے خمدار کے
سٹ گئے دل سی مرے ارمان سب بیار کے
سب یہ ہنگامی ہین تیری شوخی رفتار کے
طور اب بیڈھب نظر آتی ہین اس بیمار کے
دونون معنی اسمین ہین انکار کے اقرار کے
لیجئے پردے یہ چشم طالب دیدار کے
آفت جان ہین کرشمی سب نگاہ یار کے
میری پاس آئین نکلکر گھر سی وہ اغیار کے
چور مین یہ بھی تو آخر نشہ مین پندار کے

صبر کر مضطر نہوا ای دل ٹھر جا چار دن
عنقریب ہے ہو جائینگے سامان وصل یار کے

بنگئے شاعر فقط گوھر حسینون کے لئے
ورنہ ہم طالب تھی کب اس پیشۂ بیکار کے

سچ ہی کہ مین نے تمکو بے مانگے دل دیا ہے
اپنے ہی دل سے پوچھو یہ بھی کوئی خطا ہی

بے جرم سیکڑونکا اسمین لہو بہا ہے
تیری گلی ہی کہین ہے شاید میدان کربلا ہی

دل نازسی چرانا دل لیکے پھر ستانا
اسکے سوا بتاؤ تعریف تم مین کیا ہی

یہ آرزو یہ حسرت یہ شوق یہ تمنا
پہلو مین میرے گر تم آجاؤ تو مزا ہی

سینے سے دل کی صورت تجھکو لگای رکھون
یہ میری آرزو ہے یہ میرا مدعا ہی

آنکھونمین دلمین میرے رہتے ہو تم ہمیشہ
پھر مجھسے شرم کیسی ایجان حجاب کیا ہی

نیچی نظر سے گوھر اوسنے لڑائین آنکھین
شوخی بھی ہی حیا بھی اوس بت مین ہر ادا ہی

اضطراب دل کی اوس بت کو خبر ہونے کو ہی
خود دل بیتاب اپنا چارہ گر ہونے کو ہی

وہ بھی اب تڑپا کرینگے راتدن میری طرح
آہ بے تاثیر اپنی پر اثر ہونے کو ہی

جب کہا مین نے تمہاری شکل کے قربان جاؤن
ہنسکے بولے تم تو کیا صدقے قمر ہونے کو ہی

دیکھئے سامان کیا کیا بن رہے ہین غیب سے
آپکا نوکر ہمارا نامہ بر ہونے کو ہی

انتہا کیا ہوگی یارب ابتدای عشق مین
خون دل ہونے کو ہی خون جگر ہونے کو ہی

[illegible] قضا ہی دل مضطر تجھے
کچھ تو دم لینے بھی دی ظالم سحر ہونے کو ہی

حشر کے دن یہ خرام نازیہ مستانہ چال
دیکھکر چلنا قیامت کی نظر ہونے کو ہی

وصل کا وعدہ نکرتے ہو تو کہدو اسقدر
ہو ہی جائیگا مقدر مین اگر ہونے کو ہی

ای امید وصل جانان جلوہ اب اپنا دکھا
یاس و حسرت کا مری دلمین گزر ہونے کو ہی

گوہر شیدا مبارک ہو خوشی کے آئی دن
یار کی تجھپر عنایت کی نظر ہونے کو ہی

وان رحم کی عادت مری دلبر مین نہین ہی
یان صبر کی طاقت دل مضطر مین نہین ہی

سودا جو ہوا ہی تو ہوا ہے ترا سودا
کچھ دوسرا سودا تو مرے سر مین نہین ہی

اوس ماہ کی صورت مین ہی جو نور کا عالم
ای چرخ ترے مہر منور مین نہین ہی

آتا ہی اونہین رحم کبھی ہوتے ہین خفا بھی
اقرار گھڑی بھر ہی گھڑی بھر مین نہین ہی

ہر طرح کے ارمان بھری ہین مرے دل مین
وہ کونسا مہمان ہی جو اس گھر مین نہین ہی

جب تیرا گذر ہو تو خوشی کا بھی گذر ہو
اب جز غم و اندوہ مرے گھر مین نہین ہی

حورون کی ادا ہین بھی پریون کے کرشمے
وہ بات ہی کیا جو مری دلبر مین نہین ہی

سنتے ہی جو وہ دوڑ کر آجائین مری پاس
تاثیر یہ آہ دل مضطر مین نہین ہی

تم شرم کے پردے مین ستم کرتے ہو مجھپر
یہ طرز جفا چرخ ستمگر مین نہین ہی

دم بھر جو قرار آئے اسے یہ نہین ممکن
اب صبر کی طاقت ترے گوہر مین نہین ہی

حسین ہی مہ جبین ہی نازنین ہے
کہین اوس حور کا ثانی نہین ہے

لیا ہی اوسنے شوخی سے مرا دل
نگہ تیری اگرچہ شرمگین ہے

مجھے کیا پوچھتے ہو دل کی حالت
جہان تم ہو مرا دل بھی وہین ہے

ادا و ناز مین یکتا ہے وہ بت
سراپا ناز ہے ناز آفرین ہے

یہ کیا بیداد ایچرخ ستمگر
کہین معشوق ہے عاشق کہین ہے

وہ کہتے ہین کرو تم صبر چندے
کرون کیا صبر کی طاقت نہین ہے

اگر برقع کی ہے تمکو ضرورت
مرا دامن ہے میری آستین ہے

دماغ اپنا نکیون کر ہو معطر
مجھے سودا ے زلف عنبرین ہے

چھپاؤن کیون نہ راز عشق گوہر
مرا معشوق اک پردہ نشین ہے

جبکہ آپس مین قطارے ہو چکے
تمپہ ہم قربان پیارے ہو چکے

دیدیا دل ہمنے تمکو دیدیا
ہو چکے عاشق تمہارے ہو چکے

جتنے داغ اوس ماہ پیکر نے دئے
سب مری آنکھونکے تارے ہو چکے

پھر وہ کیون شرما رہی ہین مجھسے یون
میرے اونکے جب اشارے ہو چکے

میرا ذکر آیا جو اونکے سامنے
ہنسکے بولے وہ ہمارے ہو چکے

ہوگیا راز محبت آشکار
خلق مین چرچے ہمارے ہو چکے

وصل کی شب آتی ہے گوہر ٹھہر
دن بسر فرقت کے سارے ہو چکے

ٹھہرا یہ دل تجھے دلدار ترا ملتا ہے
تیری برسون کی تڑپنے کا صلا ملتا ہے

تم ستمگر نہین پھر مجھکو ستاتے کیون ہو
ظلم کرنے مین ستمگر کو مزا ملتا ہے

بے طلب مین نے دیا دل تو خطا کونسی کی
اس سے تو میری محبت کا پتا ملتا ہے

جتنا جی چاہے ستا لو مجھے راضی ہون مین
میری جان یہ تو بتاؤ تمہین کیا ملتا ہے

کیون ستاتا ہے مجھے الفلک نا انصاف
دل جلے ہی کو جلانے مین مزا ملتا ہے

امتحان اپنی وفا کا تو دیا برسون تک
دیکھیے کب مری محنت کا صلا ملتا ہے

کوئی یہ مژدہ جان بخش سنا دے گوہر
آجکل مین تجھے معشوق ترا ملتا ہے

منعم برحق نے دی ہے عشق کی نعمت مجھے
درہم داغ جنون کی بخشی ہے دولت مجھے

دور یہ سودا نہو گا میرے سر سے حشر تک
اے پری پیکر ازل سے ہے تری الفت مجھے

آنکھ ادھر جھپکی ادھر پھر ایکدم مین کھل گئی
نیند آئی بھی تو کیا آئی شب فرقت مجھے

تو مری پہلو مین ہو مین تجھپہ دل صدقے کرون
ہے یہی دلکی تمنا ہے یہی حسرت مجھے

یہ وہی صورت ہے جس صورت کا دیوانہ ہون مین
یاد پھر کیونکر نہ آئیگی تری صورت مجھے

عشق کے صدمون نے کیا صورت بدل دی ہے مری
آئینہ جب دیکھتا ہون آتی ہے حیرت مجھے

تیرے خوان عشق کی پائی ہے مینے چاشنی
ہے ہزارون نعمتون کی ایک یہ نعمت مجھے

تاب جبتک تھی سنبھالا اس دل بیتاب کو
کیا کرون گوہر نہین اب صبر کی طاقت مجھے

جانتی سب ہو کہ حال دل شیدا کیا ہے
عشق کیا چیز ہی ناصح کو خبر کچھہ بھی نہین
دل لیا اوسنی جو مانگا تو کہا یون ہنسکر
ہجر کو رنج سہی خلق مین بدنام ہوے
یہی حسرت ہی کہ دلدار کی پہلو مین رہے
مال اپنا تہا جو چاہا سو کیا اپنی خوشی
مجھپہ تم شرم کرو پر دکین ستم کرتے ہو
آنکھہ کو اشک وے لب کو فغان دل کو درد
طعنے اغیار جو دیتے ہین
مین ہون عاشق مجھے ا[illegible]
وزرات درد فرقت مجھکو کھلا رہا ہے
آتش بھڑک رہی ہی سرتاقدم کرون کیا
کہتی ہو تم جو مجھکو دیوانہ وحشت
فرقت مین تیری ای بت آئی ہی جان لب پر
دلکو بیقراری آنکھون سے اشک جاری
[illegible]
[illegible]

ایضاً

اقرار کیا کرتے ہین پورا نہین کرتے — وہ اچھی ہین یہ کام تو اچھا نہین کرتے

کب وہ دل مضطر کو ستایا نہین کرتے — ہم کو نہ دن ہجر مین نالا نہین کرتے

دل تمنے لیا ہے تو نہین اسمین برائی — دل لیکے ستاتے ہو یہ اچھا نہین کرتے

دل و یکو ہی باقی ہین یہان سیکڑون ارمان — جو دل نہین رکھتے وہ تمنا نہین کرتے

ہم تیرے لئے زیست سے تنگ آئے ہین یا تک — جیتے ہین مگر جان کی پروا نہین کرتے

ممکن ہی نہین یہ کہ کرین صبر کی خواہش — دیوانہ الفت کبھی ایسا نہین کرتے

کیونکر نہ ترے راز محبت کو چھپاؤن — عاشق کبھی معشوق کو رسوا نہین کرتے

اک تم ہو کہ بھولے سے نہ کرتے ہو ہمین یاد — اک ہم ہین کہ تمکو کبھی بھولا نہین کرتے

جب اونکو ہی منظور رکہ دین مجھکو تسلی — کیون اپنی زبان سے کوئی وعدا نہین کرتے

تم جوہری عشق ہو گوہر کی کرو قدر
کرنے ہو ستم اوسپہ یہ اچھا نہین کرتے

لیکے دل مجھکو ستاتے ہو یہ عادت کیا ہے — جانتے بھی ہو کہ آئین محبت کیا ہے

مجھسے ای پردہ نشین شرم کی حاجت کیا ہے — میرے دل مین رہو پردے کی ضرورت کیا ہے

دل جو واپس نہ دیا اسکی نہین کچھ پروا — دی تسلی بھی نہ اوسنے یہ مصیبت کیا ہے

کیا بڑی بات ہے باتین جو بناتے ہو تم — بات کرنے مین مری جان قباحت کیا ہے

ہے تری شوخی رفتار کا یہ بھی اک نام — مجھکو معلوم ہے ای یار قیامت کیا ہے

دل تو گیسو مین چھپا رکھا ہی اوس سی پوچھو | مجھ سی کیا پوچھ رہی ہو تری حسرت کا

میری پہلو مین ہی لیکن مری قابو مین نہین | کیا بتاؤن دل بیتاب کی حالت کیا

دولت حسن جو رکھتا ہی وہی منعم ہی | حسن کے سامنے دولت کی حقیقت کیا

آزماتے ہو جو مجھکو تو ستاؤ لیکن | امتحان کے لئے برسون کی ضرورت

قیس دیوانہ تھا گو مگر کوئی ہمسے پوچھے
کیسی ہوتی ہے وفا عشق و محبت کیا ہی

ہم ہین ای یار ترے ناز اٹھانیوالے | تجھکو آنکھون پہ کلیجے پہ بٹھانیوا

کہو دے تاب و توان صبر و خرد تیری لئے | یون لٹاتے ہین مری جان لٹانیو

دلکی حالت لکھون تجھسی تو پھر کس سے کہون | میرے معشوق مرے ناز اٹھانیوا

کیجئے رحم ۔ اگر رحم نہین آتا ہی | صاف کہدیجئے کہ ہم بھی ہین ستانے

ہنسنے والے بھی مجھے دیکھکے رو دیتے ہین | ایسے کم ہونگے زمانے مین رلانیوا

اپنے پہلو مین نہ آئے وہ پریوش جبتک | ہم گھڑی بھر بھی نہین ہوش مین آنیوا

رحمدل تم ہو ستاتے ہو مجھے کیون دن رات | جو کہ ظالم ہین وہ ہوتے ہین ستانیوا

ہم یہ کہکر دل بیتاب کو دم دیتے ہین | آجکل وہ ترے پہلو مین ہین آنیوا

خوف کسکا ہی حیا گو ہی فراق سے کیون
چھپکے راتون کو مرے خواب مین آنیوالے

اثر جذب دل کا عیان ہو رہا ہے | وہ نامہربان مہربان ہو رہا ہے

پیا بھی بار گران ہو رہا ہے — یہ حال دل ناتوان ہو رہا ہے

یہان شوق دیدار کا ہے تقاضا — حیا کا بہانہ وہان ہو رہا ہے

دعا و سین اثر ہے نہ اسمین رسائی — عبث شور آہ و فغان ہو رہا ہے

ادہر مین اودہر دل تڑپتے ہین دونون — یہی ہر گھڑی ہر زمان ہو رہا ہے

رہے رات دن کے تڑپنے سے اے دل — عیان سب پہ راز نہان ہو رہا ہے

جو دشمن ہے دشمنون کا تو جانون — مرا دوست اب آسمان ہو رہا ہے

جفا مجھپہ کر رہے ہین یہ کہکر — وفا کا نری امتحان ہو رہا ہے

فدا تجھپہ برسون سے ای ماہ پیکر
ترا گوھر خستہ جان ہو رہا ہے

جسمین سودائے محبت ہو وہ سر اچھا ہے — عشق کا داغ ہو جسمین وہ جگر اچھا ہے

تم بھی ہو پردہ نشین یہ بھی ہے پردے کا مکان — میرے دل مین رہو ایجان یہ گھر اچھا ہے

فتنہ ناز کی ہر ایک ادا ہے گستاخ — دلربائی مین اجی تمکو ہنر اچھا ہے

دونون جانکاہ ہین عاشق کے یہ کیونکر کہیے — درد دل اچھا ہے یا درد جگر اچھا ہے

حسن والے ہین زمانے مین ہزارون لیکن — سب حسینون سے مرا رشک قمر اچھا ہے

دل مین گھر کر گیا اور مجھکو خبر تک نہوی — لاکھ تیرون سے ترا تیر نظر اچھا ہے

کبھی بھولے سے خبر لی نہ فلک کی گوھر
اسپہ یہ ناز کہ نالون مین اثر اچھا ہے

صبر آتا ہی نہ نالون مین اثر آتا ہے
دل مضطر کا برا حال نظر آتا ہے

ٹہر ایدل کہ چمکتا ہے ستارا تیرا
تیرے آغوش مین وہ رشک قمر آتا ہے

رحم کب آتا ہی دل مین ترے معلوم نہین
دیکھیے کب مرے نالون مین اثر آتا ہے

الفلک عید ہو وہ چاند نظر آوے اگر
کیا کرون مین جو ترا چاند نظر آتا ہے

جب شب ہجر تڑپتا ہی دل زار اپنا
غمگساری کیلئے درد جگر آتا ہے

زلف و عارض پہ تری کیجیے صدقے دل و جان
یہ خیال آٹھ پہر شام و سحر آتا ہے

اشک حسرت سے لگی دل کی نہ بجھتی ہی کبھی
کام اتنا بھی نہ یہ دیدۂ تر آتا ہے

اور باتون سے مجھے کام نہین ای قاصد
یہی کہدے کہ وہ بت کب مرے گھر آتا ہے

دلکو سمجھاتا ہون ہر روز یہ کہکر گوہر
تیرا مطلب جو ہے وہ آج ہی بر آتا ہے

اکدم مین وہ نگاہ عجب کام کر گئی
سینے کے پار ہو گئی دل مین اتر گئی

کیا پوچھتے ہو ہجر مین کیونکر بسر ہوئی
جو کچھ کہ تھی گذرنی سو ہمپر گذر گئی

قسمت ہی نارسا ہو تو کیا کر سکے کوئی
سو بار میری آہ رسا بے اثر گئی

کہتے ہین سب بے شعور یہ مجنون عشق کو
ان ناصحون کی عقل الہی کدہر گئی

ملتا ہی مجھکو دل کی تڑپ مین بڑا مزا
کچھ غم نہین جو لذت درد جگر گئی

اوس رشک مہر و ماہ کی صورت کو دیکھکر
ای چرخ ساری رونق شمس و قمر گئی

گلشن کو اکدم مین معطر بنا دیا
تیری گلی سے ہو کے جو باد سحر گئی

بلبل کو ناز خندۂ گل پر ہے کس لیئے
یہ وہ بہار ہے ادہر آئی ادہر گئی

اب درد دل سے کہیلئے ہر دم ہو بیقرار
گوہر کہو وہ صبر کی طاقت کدہر گئی

دل مین تری الفت کی ادہر جلوہ گری ہی
سینے مین ادہر جلوۂ داغ جگری ہی

اے چرخ نہ دل توڑ مرا سنگ جفا سے
یہ جام وہ ہی جسمین مئی عشق بھری ہی

کافی ہی سہارا ترا اے جذبۂ الفت
کچھہ ڈر نہین نالون مین اگر بے اثری ہی

سرکار محبت کا ہی یہ فیض یہ احسان
حاصل جو مجھے لذت درد جگری ہی

اوس چشم فسون ساز مین ہین لاکھہ اداءین
کیا مست ہی کیا شوخ ہی کیا ناز بھری ہی

ہون مست مئی عشق نہین ہوش ہی کچھہ کام
بیخود ہون شب و روز مجھے بے خبری ہی

ٹھنڈا ہوا دل نہ لگی دل کی کبھی آہ
اے دیدۂ تر تجھہ مین یہ کیا بے اثری ہی

اوس گل کو اڑا کر نہین لاتی ہی مرے پاس
روٹھی ہوئی کیون مجھسے نسیم سحری ہی

حورین بھی جسے دیکھہ کے لیتی ہین بلائین
گوہر مرا معشوق وہی رشک پری ہی

اوس چشم فسون ساز کے غمزے ہین نرالے
دزدیدہ نگہ ہو دل عاشق کو چرالے

جلد آ کہ مجھے دے لب جان بخش کا بوسہ
لب پر مری جان آئی ہی اے جان بچالے

ہر بات پہ پہرون جو تڑپتا ہی یارب
کبتک کوئی ایسے دل مضطر کو سنبھالے

دل مین مری یان سیکڑون ارمان بھرے ہین
تمنے تو نہ دو چار کبھی ارمان نکالے

دل لیتے ہین وہ عارض و گیسو ہین برابر
ہان فرق ہی اتنا کہ یہ گوری ہین وہ کالے

دل چھید رہا ہی صف مژگان کا تصور
کیا تیر چلاتے ہین یہ ترکون کے رسالے

کوئی نہ جدا ہو کبھی معشوق سے اپنے
اس پیچ مین دشمن کو بھی اللہ نہ ڈالے

گھبراتا ہی یہ چرخ ستمگار بھی سنکر
پُر درد ہوا کرتے ہین عشاق کے نالے

ہی جوش جنون کا تو کرو دشت نوردی
گوھر نہ ڈرو دیکھکے تم پاؤن کے چھالے

جوانی غضب تیری ای سیمتن ہے
پھر اس پہ قیامت ترا بانکپن ہے

ہمیشہ رہین تازہ داغ محبت
الٰہی یہی میرے دل کا چمن ہے

جسے غنچہ کہتے ہین باغ جہان مین
مرا دل ہے وہ یا تمہارا دہن ہے

رلاتے ہو ہنس ہنس کے عاشق کو اپنے
یہ کیا پیار کیا دل لگی جانمن ہے

جفا مین ادا سے دکہاتے ہو جلوے
جہان سے نرالا تمہارا چلن ہے

مرا دل ہے گنجینۂ یاس حسرت
یہی دردمندون کی اک انجمن ہے

حیا بھی ہی اور شوخیان بھی ہین اسمین
تری سُرمگین آنکھ بانکی دلہن ہے

نیا ظلم کیا ہو سکے تجھ سے ای چرخ
کہ خود نام مین ترے لفظ کہن ہے

عجب کیا جو گوھر کرے می پرستی
تری چشم مخمور توبہ شکن ہے

اوس مہ جبین کا حسن دل آرا ہی اور ہے
یہ نور یہ فروغ یہ جلوا ہی اور ہے

دل تیکے لاکھہ طرح کو صدمے اٹھاتے ہین
سچ ہی کہ عاشقونکا کلیجا ہی اور ہے

درد و الم سی ہی دل مضطر تپان اودہر
بیخود ہون مین ادہر یہ تماشا ہی اور ہے

یون تو ہزارون حسرتین آکر نکل گئین
ابتک جو دل مین ہی وہ تمنا ہی اور ہے

ای عندلیب کب ہے کسی گل مین یہ بہار
اوس رشک گل کا چہرۂ زیبا ہی اور ہے

دریای عشق کوزۂ دل مین ہی جلوہ گر
یہ کوزہ اور ہی ہی یہ دریا ہی اور ہے

سر کو جہکا دیا خم ابرو کو دیکھکر
عاشق ہون زاہدو مرا سجدا ہی اور ہے

چھپتی نہین چھپای سے الفت کسیطرح
کھلتا نہین ہی کچھہ یہ معما ہی اور ہے

دلکو تباہ کرتی ہے نیچی نگاہ سے
اسچشم شرمگین کا غمزا ہی اور ہے

لڑتی ہی آنکھہ آنکھہ سے ملتا ہی دل سے دل
یہ بات ہی نئی یہ تماشا ہی اور ہے

بحر جہان مین گوہر شہوار ہین بہت
ای یار تیرا گوہر یکتا ہی اور ہے

شرماتے ہو مجھہ سے یہ شرارت نہین جاتی
در پردہ ستم کرنیکی عادت نہین جاتی

نالان ہون ادہر مین شب فرقت نہین جاتی
روتا ہی ادہر دل کہ یہ آفت نہین جاتی

آرام ہو یا صبر ہو یا تاب و توان ہو
سب جاتے ہین دل سی تری الفت نہین جاتی

رکہتا ہون تری یاد سی خوش سکو شب و روز
پھر بہی دل سودائی کی وحشت نہین جاتی

رونا تو اسی کا ہی کہ تہمتا نہین رونا
آفت تو یہی ہی کہ یہ آفت نہین جاتی

پہلو مین نہ دلدار نہ قابو مین دل زار
کیا قہر ہے بیتابی فرقت نہین جاتی

آئی ہی طبیعت وہ ستمگر نہیں آتا — دل اپنا گیا ہی یہ مصیبت نہیں جاتی
وان رحم نہ یان صبر یہ مشکل ہی نئی ہی — ای طالع بد تیری نحوست نہیں جاتی
اصرار یہان نا ہی تو وہان وصل سے انکار — یہ بحث یہ تکرار یہ حجبت نہیں جاتی
کم ہو نہ وفا ہی تری جور و جفا سے — سچا ہی اگر عشق تو ہمت نہیں جاتی
نالہ مری کیون شور مچاتی ہین شب و روز — کس واسطے یارب یہ قیامت نہیں جاتی

گوہر پہ ستم کرتا ہے یہ چرخ ستمگر
اس دشمن جانی کی عداوت نہیں جاتی

دلکو دل ہی مین تڑپتی ہی یہ حسرت دلکی — دیکھی جاتی نہین اب مجھسے مصیبت دلکی
ہجر جانان مین ترقی پہ ہی وحشت دلکی — روز افزون ہی الٰہی یہ مصیبت دلکی
وہ او وہ زلف مین ہی مین ہون پریشان ادہر — رشک آتا ہی مجھے دیکھکے قسمت دلکی
جان ہی تجھپہ فدا جان پہ قربان مین ہون — دلکو الفت ہی تری مجھکو ہی الفت دلکی
وہ بھی تڑپاتا ہی اور یہ بھی ستاتا ہی مجھے — شکوہ یار کرون یا کہ شکایت دلکی
ہر گھڑی ہجر مین بیتاب رہا کرتا ہی — لو خبر جلد کہ اب غیر ہے حالت دلکی
ہاے تڑپاتا ہی دن رات اسے درد جگر — قابل رحم حقیقت مین ہی حالت دلکی

یہ نہ سمجھو تو نکلجاتی ہے جان ای گوہر
سچ تو یہ ہے کہ بری ہوتی ہے حسرت دلکی

یاد جب دم مجھے اوس بت کی جفا آتی ہی — شکوہ کرنے کے عوض لب پہ دعا آتی ہی

مسکراتے ہو کبھی ناز کبھی کرتے ہو
تمکو دل لینے کی ہر ایک ادا آتی ہے

دل مضطر کو کہان چین کہان کا آرام
یاد ہر دم تری اے ماہ لقا آتی ہے

اپنے عاشق سے مری جان یہ پروا کیسا
چاہنے والے سے کیون تمکو حیا آتی ہے

دلربائی کے تجھے آتے ہین لاکھون غمزے
دل ملانیکی بھی کیا کوئی ادا آتی ہے

دیکھو میرا دل شیدا ہے وفادار بہت
اسکے ہر داغ سے یان بوے وفا آتی ہے

جب دعا وصل کی مانگی تو وہ ہنسکر بولے
میرے **گوہر** کو بھی ایک دعا آتی ہے

مجھے ہر گھڑی اودھیان ہے مجھے رات دن تری دید ہے
مری دلکو روز کی ہے خوشی مری چشم شوق کو عید ہے

مری جان تپان ہے جدا جدا دل زار ہو کہ جگر مرا
وہ ہے کشتہ خنجر ناز کا یہ تری نگہ کا شہید ہے

لیا مصحف رخ یار کا اگر ایک بوسہ تو کیا ہوا
نہین واعظو مری کچھ خطا بھی یہ کلام مجید ہے

مرا خط پڑہا تو خفا ہوے کئی پرزے طیش سے یار نے
وہی پرزے ہین بجاے مجھے یہی میرے خط کی رسید ہے

جو دعائین دیتا ہون ہر زمان وہ سناتے ہین مجھے گالیان
یہ بڑے مزے کی ہے داستان یہ عجیب گفت و شنید ہے

تری جام چشم کی ہے قسم نہین مجھکو خواہش جام جم
تری چشم مست کا اے صنم مرا دل ازل سے مرید ہے

یہ برا ہمارا نصیب ہے کہ جدا ہمارا حبیب ہے
رگ جان سے جو قریب ہے وہ نظر سے اپنی بعید ہے

ترا ہجر ایسا ہے جان گسل کہ بنا دیا مجھے مضمحل
تجھے کیا خبر ہے سنگدل یہ بلا عذاب شدید ہے

ترا گوہر ای بت مہ لقا دل و جان سے تیرا ہے آشنا
ذرا جلوہ اپنا اوسے دکھا یہی اوسکے واسطے عید ہے

اوس گل کا پتا مجھکو بتایا نہ کسی نے / روتے ہوے کو ہاے ہنسایا نہ کسی نے

مجھ عاشق بیدل پہ یہ کیون ہوتے ہین طعنے / دل چھینے کا کیا لطف ہے پایا نہ کسی نے

جسکا غم فرقت مجھے تڑپاتا ہے یارب / اوس بت کو مرا حال سنایا نہ کسی نے

دیکھا جو مجھے یار نے غیرون سے کہا یون / اسطرح مرا ناز اٹھایا نہ کسی نے

بیخوابیٔ فرقت کا گلہ سنکے وہ بولے / کیون طالع خفتہ کو جگایا نہ کسی نے

کیا کیا دل مشتاق کے ارمان نکلتے / جلوا رخ خندان کا دکھایا نہ کسی نے

اے شوخ ترے ظلم سہے ہین نے ہزارون / یہ بوجھ سوا میرے اٹھایا نہ کسی نے

کیا خاک تسلی دل بیتاب کو دون مین
گوہر مجھے چھاتی سے لگایا نہ کسی نے

قطعۂ تاریخ طبع دیوان گوہر

از جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب بادشاہ متوطن وانمباڑی
(حسب فرمایش محمد سید عبد القادر صاحب مالک مخبر دکن)

خوشا دیوان گوہر طبع گشتہ / کہ ہر ہر لفظ او مرغوب طبعہاست
بناز د لفظ بر حسن معانی / معانی بر کمال لفظ شیدا ست
درخشان ست مضمون مثل گوہر / روان شد مصنف ہمچو دریاست
ز کلک بادشہ سالش برآمد / کلام گوہر نامی چہ یکتا است
۱۳۲۳ھ

ایضاً

کرد رقم نسخۂ دیوان عجیب / شاعر ما گوہر عالی وقار
گفت سن طبع ہمین بادشاہ / گوہر اشعار چہ شد آبدار
۱۳۲۳ھ

اشتہار مخبر دکن مدراس

یہہ آزاد اخبار ہفتہ وار گیارہ سال سے مدراس سے اوڈرائی پیٹھ مطبع سلطانی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اخبار کا تعلق عموماً ساری دنیا سے اور خصوصاً حیدرآباد دکن سے ہے۔ اسکے پُرزور مضامین اور آزادانہ رائین جو قومی ہمدردی اور ملک کی خیرخواہی کا ثبوت ہین ہر قسم کے مضامین گوناگون خبرین جن سے ہر مذاق کو مزا ہے اس اخبار مین درج ہوتے ہین خاصکر حیدرآباد اور ممالک محروسہ نظام کیلئے اسکو اصلاح وخیرخواہی کا آلہ اور انسداد قبائح ونصائح کا ذریعہ کہئے تو بیجا نہوگا۔ بہرحال اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے مین یہہ نہایت آزاد و مستعد ہے۔ بارے اسکو شائقین نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائین تو امید ہے کہ سو جان سے خریدار ہو جائین۔

جلوہ مفت ہست ویدلی دارد

قیمت عام خریدارون سے سالانہ لے ۶ روپیہ کلدار
امرا و عہدہ دارون سے سہ المضاعف یعنے عـہ روپیہ
شاہی حکومتون سے ماہوار للعہ روپیہ
فی پرچہ ۴ر

المشتہر

سید محمد عبد القادر مالک مخبر دکن۔ رائی پیٹھ مدراس

ضمیمۂ گوہر آبدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہر افشان حمد داور ہے — کان گوہر دہان گوہر ہے
گوہر نعت سید ابرار — آبرو بخش نظم گوہر بار
مخزن گوہر درود و سلام — ہو نثار رسولؐ صبح و شام
آلؑ و اصحابؓ پاک گوہر پر — جو کہ بحر شرف کے ہین گوہر
ابر نیسان رحمت باریؔ — کرے شام و سحر گہرباری

ناظرین! آپکی خدمات مین چند ضروری باتین کہنی ہین اسلئے گوہر کو تہوڑا وقت مخل اوقات ہونیکی اجازت دیجے۔ اب سے کئی برس پیشتر عاصی نے ایک دیوان فارسی جو نعت و منقبت پر مشتمل تھا لکھا چنانچہ سنہ ۱۳۱۳ھ مین وہ مجموعہ "مخزن سعادت" کے نام سے طبع ہوچکا اور اہل علم نے اوسکو بہت پسند کیا اور بڑی وقعت کی نظر سے دیکھا۔ آجکل یہ گلدستہ جسکا نام "گوہر ابدار" ہے شائع کیا ہو اس سے نہ نام ونمود غرض ہے اور نہ اظہار شاعری منظور بلکہ صرف دل بہلانے کیلئے یہ نظم لکھی ہے۔ حضرات مجھے آپ معاف فرماینگے اگر مین یہان اپنے مختصر حالات قلمبند کرون کیونکہ جبتک مصنف سے واقفیت نہو اوسکے اشعار کا پورا پورا لطف اٹھانا ممکن نہین۔

محرم کی گیارہوین سن بارہ سے اسّی ۱۲۸۰ پرسات ہجری۔ اپریل کی تیرہوین اٹھارہ سے ستر
عیسوی چہار شنبہ کا روز شب کے ساڑھے آٹھ بجے عطارد کی ساعت طالع عقرب اترا پچہتر
اور وشا شمس مین عاصی پیدا ہوا۔ تاریخ ولادت "بلند اختر" ہے۔ وقت تولد
سیارگون کی نشست حسب ذیل تھی۔ طالع سے دوسرے گھر مین زحل تیسرے مین ذنب
چوتھے مین زہرہ پانچوین مین مریخ چھٹے مین شمس اور عطارد ساتوین مین مشتری نوین
مین راس گیارہوین مین قمر یعنے زہرہ وتد ثانی مین اور صاعد الشرف مشتری وتد ثالث
مین طالع اور قمر پر ناظر زحل اوج مین آفتاب شرف یافتہ اور چاند عروج مین۔ چنانچہ
اس نقشے سے سب ظاہر ہے۔

	مشتری	شمس عطارد	مریخ
راس			زہرہ
			ذنب
قمر		۴۸۶	زحل

عاصی اپنے حسب و نسب کے متعلق بھی کچھ کہے دیتا ہی عاصی فاروقی ہی اور جناب فاروق اعظم
حضرت خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ عاصی کے پینتیسوین پشت
کے دادا ہین اپنے دادا کی پرنانی محل نواب نصیر الدولہ بہادر مغفور کیجانب سے عاصی کا
جناب امام ہمام حضرت حسن علی جدہ وعلیہ الصلوات و السلام تک شرف سلسلۂ قرابت

پہونچتا ہی۔ عاصی خاندان کرناٹک کا ایک معزز رکن ہو۔ اس خاندان کی مورث اعلیٰ
نواب شہامت جنگ انورالدینخان شہید (جنکے مختصر حالات دبدبۂ آصفی مورخہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ مین
مندرج ہین) اور نواب تیغ جنگ امیر کبیر دکن ہجد تھی جنکا سلسلہ خواجہ شیخ فرید شکر گنج سے
ملتا ہی یہ دونون خاندان فاروقی ہین۔ اس خاندان کی دو رئیس فرخ شاہ اور سلیمان شاہ
کابل کے فرمانروا تھی انقلاب زمانہ سے سلطنت ہاتھہ سی نکلجانیکے بعد اونکی اولاد پنجاب مین
جاگزین ہوی جہان اوسکی چند افراد عہدۂ قضا پر مامور رہی منجملہ اونکی ایک شیخ عبدالحی خلیفۂ شیخ
بندگی گوپاموئی قاضی تھی جنکے پوتے حاجی محمد انور عالمگیر اورنگ زیب کے عہد مین تسبیح خانۂ شاہی
کے میر مقرر ہوی تہی انکے پوتے نواب شہامت جنگ محمد انورالدینخان بہادر اول نظام دکن نواب
آصفجاہ کی ہمراہ دہلی سی یہان وارد ہوی اور کرناٹک کی صوبہ داری پر مامور ہوے اونکی بعد اونکی اولاد
کرناٹک پر قابض اور متصرف رہی دولت انگلشیہ نے امر فرمائی کی خطاب امیر آرکاٹ سی مبدل کردیا
عاصی کے قبلہ گاہ حضرت مولوی محمد عبدالغنی خان بہادر "امیر" مغفور کے دادا جناب
غلام حسن خان بہادر سکندر جنگ اور نانا جناب حاجی نجف علیخان بہادر غفراللہ لہما نواب
انورالدینخان شہید نواب اول کرناٹک کے نواسے تھے۔ حضرت والد مکرم کی دادی نواب
نصیرالدولہ بہادر مغفور (برادر نواب محمد علیخان والاجاہ جنت آرامگاہ) کی پوتی اور
جناب نواب عظیمجاہ بہادر اول پرنس آرکاٹ کی حقیقی خالہ تہین۔ والد ماجد کی نانی نواب
والاجاہ کی بیٹی اور محمد زمانخان حیدر جنگ کی نواسی تہین۔ واضح ہو کہ محمد زمانخان حیدر جنگ
نواب منیرالملک بہادر دیوان حیدر آباد دکن کی بہائی اور نواب سعادت اللہ خان نواب

کرناٹک کے بھتیجے یعنی نواب علی دوست خان نواب کرناٹک کے نواسے تھے
عاصی کے نانا حضرت اعظم الملک انوار الدولہ حاجی مولوی انوار الدین خان بہادر
ہمایون جنگ نواب انوار الدینخان شہید کے فرزند کلان نواب بدر الاسلام خان کے
بھتیجے کے پوتے تھے اور عاصی کی نانی نواب عظیم الدولہ چوتھے نواب کرناٹک کی پوتی
اور نواب اعظم جاہ پانچوین نواب کرناٹک کی بیٹی تھین۔ آپکو نواب کا خطاب تھا۔
۱۳۰۶ھ مین عاصی کی شادی جناب نواب ظہیر الدولہ بہادر۔ جی۔سی۔ایس۔ای۔ پرنس
دوم آرکاٹ کی نواسی اور جناب نواب عظیم جاہ بہادر پرنس اول ارکاٹ کے حقیقی
خالہ زاد بہائی یعنی جناب عبرت جنگ بہادر کی پوتی سے ہوی۔
عاصی کے والد ماجد خاندان کرناٹک کے ایک منتخب اور سربرآوردہ رکن اعلی درجے کے
تعلیمیافتہ نہایت مہذب و معقول عالم و فاضل فخر اقران و اماثل تھے اور برسون ملک
انگریزی مین عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر مامور رہے۔ عاصی نے حضرت مغفور کے حالات
زندگی کا خلاصہ "مختصر حالات امیر" کے نام سے لکہا ہے (ضرور ملاحظہ فرمایئے)
عاصی کے دو چچا صاحب یعنی حضرت حاجی مولوی محمد عبد الواسع خان بہادر اوحد و
حافظ مولوی محمد عبد الصمد خان بہادر "ماہر" اور عاصی کے خسر صاحب حضرت مولوی
احمد محی الدینخان بہادر "سلام" اور عاصی کے اخوی صاحب حضرت مولوی محمد عبد الباقی
خان بہادر "موحد" (جو فی الحال حیدرآباد مین تشریف رکہتے ہین) مدظلہم العالی کے مفصل حالات
کتاب صحیفۂ زرین مین مندرج ہین جسکو منشی پراگ نرائن بہارگو صاحب مالک مطبع نولکشور

یادگار جشن جلوس جناب ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند لکھا ہے۔

...لات عرض کرتا ہے۔ جب پانچ برس کا سن ہوا تو حضرت تقدس معمور حافظ

...ں مدرسۂ لطیفیہ ویلور کی خدمت مین قرآن شریف پڑھنا شروع کیا اور چند سیپارے

پڑھے مگر حضرت عالی مناقب قاسم خان صاحب مغفور کی خدمت مین کلام اللہ پورا کیا اور

بعض ابتدائی اردو کتابین بھی پڑھین۔ حضرت عظمت تخمیر شاہ سید جہانگیر صاحب مقدور خوشنویس

مغفور کی خدمت مین فارسی کی مختصر کتابین جیسے گلستان و بوستان اور انشاء خلیفہ دیکھین

اور زمانۂ دراز تک فن خطاطی مین بھی جناب موصوف سے تعلیم پاتا رہا۔ عربی کی بعض کتابین

اپنے والد ماجد کی خدمت مین اور حضرت عالی مقام مولوی حاجی امام الدین صاحب "امام" سابق

مدرس مدرسۂ اعظم اور حضرت فضائل پناہی مولوی امام الدین شریف صاحب "صفی" غفر اللہ لہما

کی خدمات مین پڑھین اسکے بعد ایک مدت تک حضرت مکرمت گنجور منشی ابو سعید شاہ محمد عبد الرحمٰن

صاحب صدیقی قادری "تبیر" مدرس مدرسۂ اعظم کی خدمت مین فارسی پڑھی اور اردو اشعار کی

اصلاح بھی لیتا رہا آخر مین فارسی کی تمام منتہی کتابین حضرت عظیم المناقب جناب عمو صاحب

اوحدی مراتب حافظ مولوی محمد عبد الصمد خان بہادر "ماہر" مدظلہ العالی سے پڑھین اور فارسی اشعار

کی اصلاح بھی حضرت ممدوح سے جاری ہے۔ عاصی کو حضرت رفیع المکان بلبل ہندوستان

جہان استاد نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی غفر اللہ لہ (استاد اعلیحضرت نظام دکن خلد اللہ ملکہ)

سے بھی تلمذ تھا۔ عاصی اپنے تمام استادون کی شفقت اور احسانات کا دلی شکر گزار ہے کیونکہ انہین

حضرات کے فیض تعلیم نے عاصی کو انسان بنایا۔ ذرات استادان مرحوم کی مغفرت اور استادان

موجود مدظلہم العالی کی صحت و سلامت کیلیئے درگاہ قاضی الحاجات
۱۸۹۰ء مین عاصی نے انگریزی شروع کی اور برسون تک گورنمنٹ مدر
طور پر تعلیم پائی اور زبان اروی (ٹیامل) مین بھی مہارت حاصل کی عاصی فخر
انگریزی اور ٹیامل چار زبانون مین عاصی کی تصانیف حسب تفصیل ذیل موجود مین بہ
تین رسالے۔ پہلا "مخزن سعادت" (نعت و منقبت کا مجموعہ) دوسرا "گوہر شاہوار (دیوان
گوہر شبچراغ" (جو ظہوری ترشیزی کے نثر گلزار ابراہیم کی طرز پر حضور نظام دکن کی تعریف میں
لکھا گیا)۔ اُردو مین تین کتابین لکھی ہین اول "گوہر آبدار" (موجودہ کتاب)۔ دوسری "خزینۂ
(نعت و منقبت کا مجموعہ)۔ تیسری "مختصر حالات امیر" (حضرت والد مغفور کے حالات زندگی
انگریزی اور ٹیامل مین دو رسالے لکھے ہین جسمین سر آرتھر ہولاک سابق گورنر مدراس کے سوا
حکومت کا ذکر ہے۔
عاصی کو علم نجوم مین بھی استعداد ہے اور اس علم کے اکثر مسائل مدراس اور ترناولی کو مختلف منجمین
سے حل کیے ہین اور ترناولی مین جہان عاصی کو ایکسال تک رہنے کا اتفاق ہوا اور جہان کے باشندے
ٹیامل بولنے مین مشہور ہین عاصی نے ٹیامل زبان مین نمایان ترقی حاصل کی۔
بفضلہ تعالی عاصی ۱۳۱۲ھ مین جبکہ حیدرآباد جانیکا اتفاق ہوا تہا حضرت قبلہ جان و دل
آب و گل جناب فضائل مآب کرامت انتساب حاجی شاہ آغا محمد داؤد صاحب قادری ابو العلائی مدظلہ
کے دست مبارک پر بیعت کی او سلسلۂ علیہ قادریہ مین داخل ہوا الحمد للہ تعالی علی ذالک۔ عاصی
[illegible] گو انشا تذ آصف وقار الامراء بہادر مرحوم مدار المہام اور دوسرے امرای دولت آصف

ملاقات کی اور اعلیحضرت نظام دکن کے حضور مین ایک قصیدۂ مدحیہ راجہ گردہاری پرشاد و محبوب نوازشت و بہادر کے وزیعہ سے پیش کیا چنانچہ عاصی مدراس آیا بعد راجہ صاحب موصوف نے ایک خط تحریر کیا جو حسب ذیل ہے۔ "نوابصنا قدردان من۔ تسلیم۔ قطعہ تصنیف شریف درعین باریابی درایام جشن سالگرۂ مبارک کہ آنوقت لقمان الدولہ وافسر جنگ افسر الدولہ و ناظم الدولہ محبوب یار جنگ بہادر ہم حاضر بودند گزرانیدم خود بدولت ملاحظہ فرمودہ درروشن بنگلہ جا دادند۔ چونکہ مذاق ہندی زیادہ سہت و چہار شعر خواندہ حکم خواندن ہم باوجود گزارش نداد ند لہذا ایما رفت تشکریہ تاریخ خطاب آنجناب ارسال فرمودند چہ نمایم کہ این باقی فانی سے ۵ از صدقۂ فیض فرق آصف ۶ محبوب نوازونت گشتہ۔ زیادہ عنایت باد۔ (دستخط) نیاز نہاد گردہاری پرشاد۔

مرقوم ۲۹ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ۔

عاصی نے ۱۹۰۲ء مین بطور کے پولس ٹریننگ اسکول مین آٹھ مہینون تک کارآموزی کی اور بعد میں کامیابی امتحان ضلع ترناولی مین خدمت پولس انسپکٹری پر (جسکی ماہانہ تنخواہ اسی پر پانچروپیہ کلدار تھی) ایک برس تک مامور رہا مگر آخر کار وہ صیغہ عاصی کی کیارکٹر کے خلاف ثابت ہوا اسلئے عاصی مستعفی ہو گیا وقت واپسی ترناولی کے سوپرانٹنڈنٹ صاحب نے ایک صداقت نامہ عاصی کی خوش چلنی اور نیک سیرتی کا دیا اور ایک خط بھی لکھا جسکا ایک فقرہ یہ ہے "تم جبتک اس ضلع مین پولس انسپکٹر رہی کبھی کسی نے کسی قسم کی نا راستی کی شکایت تمہاری باب مین نہین کی اور نہ مین نے کوئی ایسی بات تم مین پائی"۔

عاصی نے مدراس کے دو گورنران سابق یعنی لارڈ ونلاک صاحب اور سر آرتھر ہاولاک صاحب سے متعدد ملاقاتین کین اور دونون سرکارونکو عربی فارسی اردو اور انگریزی مین ہدیہ اشعار لکھکر دیے جو شکریہ کے ساتھہ قبول کئے گئے۔

لارڈ ونلاک صاحب نے لنڈن سے ایک خط روانہ کیا جسکا ترجمہ یہ ہے "میری پیاری صاحب! ۱۹ اجنوری
لکھا ہوا خط پہونچا مین اوسکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ لیڈی ونلاک نہایت مسرت کے ساتھ اون ملاقاتونکو یاد کرتی
ہین جو اونہون نے تمہاری خاندانی لیڈیون سے کی تہین اور ہمیشہ اون لیڈیون کی خیریت چاہتی ہین براہ مہربانی
تم نے جو اشعار مین ہندوستان سے رخصت ہونے کے وقت مجھکو دیے تہے مینے اون اشعار کو حفاظت کے ساتھ رکھا ہے۔ میں
اور تمہارے خاندان کا بہی خواہ ہون تمہارا سچا دوست ۹ فیبروری ۱۸۹۹ء (دستخط) ونلاک

نوٹ۔ اس ضمیمہ مین جن کاغذ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سب اسوقت عاصی کے پاس موجود ہین۔

عاصی کے تین اولاد ہوے۔ پہلی لڑکی ولادت ربیع الاول ۱۳۰۹ھ۔ دوسرا لڑکا ولادت ربیع الاول ۱۳۱۱ھ
تیسری لڑکی (یہ لڑکی پندرہ مہینونکی ہوکر رحلت کر گئی) ولادت رجب ۱۳۱۳ھ۔

لڑکے کا نام محمد عبد الغنی ہے جو اب بارہ سال کا ہے۔ اُردو اور فارسی کی اکثر کتابین پڑہ کر دسلیس کا
انگریزی کی تعلیم پاتا ہے اور سال حال مین لوسکنڈری کے امتحان مین شریک ہونے والا ہے۔

اسموقع پر یہ کہنا بیجا نہوگا کہ سلطان احمد شریف صاحب جنکے اہتمام سے یہ کتاب شایع ہوئی ہے میرے
انکے ننہال کے سبب لوگ اس شہر کے سادات صحیح النسب اور عالیخاندان ہے۔ یہ صاحب بہی شریک امتحان
شریک ہونیوالے ہین اور میرے لڑکے کو تین برس سے خانگی طور پر انگریزی پڑہا رہے ہین اور اپنے فرض
منصبی حسب لخواہ ادا کرتے ہین چنانچہ لڑکا ابتک اسکول کے تمام امتحانونمین ہمیشہ تشفی کے ساتھ
ہوتا آتا ہے۔ حضرات مین نے بہت دیر تک مغز خراشی کی اوسکی عذر خواہی کرتا ہون امید ہے
کیا جاؤنگا۔ والسلام خیر الختام۔ رائی پیٹ مدراس ۱۹ المحرم الحرام ۱۳۲۳ھ

الملتمس محمد منور گوھر